

۷۵۲۸
باہتمام خواجہ فراست حسین
درآگرہ اخبار پریس منطبع گرہ

۱۹۳۵ء

جملہ حقوق محفوظ

CHECKED-2002

[Handwritten signature]

N.I.A. LIBRARY, A.M.U.



PE7528

دسپاچہ

نگار عجم کے پہلے دونوں حصے درجات ہفتم و ہشتم کے لئے منظور ہو چکے ہیں۔ یہ تیسرا حصہ درجات نہم و دہم کے لئے مرتب کیا گیا ہے۔ غیر درسی نصاب کے طور پر جو کتابیں طلبہ کے لئے تجویز کی ہیں۔ ان کا اصل مقصد یہی ہے کہ ہای اسکول کے طلبہ کو فارسی جدید سے واقفیت، انس اور رغبت پیدا ہو۔ ہای اسکول کی درسی کتابوں میں جو انتخابات شامل کئے جاتے ہیں وہ اکثر و بیشتر کلاسیک دور کے ہوتے ہیں۔ اس لئے اگر اس پرچہ میں بھی طلبہ فارسی جدید کی کتابیں نہ پڑھیں تو فارسی تعلیم کا ایک اہم رکن رہ جاتا ہے۔ فارسی جدید کی تعلیم جس قدر اہم ہوتی جا رہی ہے وہ سب پر روشن ہے۔ اور اسباب سے قطع نظر کہ ہای اسکول کے طلبہ کے لئے فارسی جدید کی نشر و نظم سے مانوس ہونا اس لئے بھی ضروری ہے کہ آئندہ انٹرمیڈیٹ اور بی۔ اے میں بھی ان کو فارسی جدید کے نصابات پڑھنے پڑتے ہیں۔

لڑکوں کی طبیعتیں بالعموم متنوع پسند ہوتی ہیں اس لئے ان کے لئے کوئی ایسی کتاب جو اپنے اندر رنگارنگی نہ رکھتی ہو باعث ملال ثابت ہوتی ہے۔ بالخصوص فارسی جدید کی کتاب اس سلسلے کے طلبہ اس دور سے پرچہ کی داخل نصاب کتاب کو غیر درسی کتاب

ہی کی طرح پڑھنا چاہتے ہیں۔ اور اس مقصد کا حصول اسی وقت ممکن ہے جب کہ کتاب ایسے گوناگوں مختصر و دلچسپ انتخابات پر مشتمل ہو جن کی زبان آسان، انداز بیان دلکش اور طرز تحریر سادہ و سلیس ہو۔ انہی امور کو ملحوظ رکھتے ہوئے میں نے اس کتاب کو مرتب کیا ہے اور جو انتخابات اس کتاب میں شامل کئے ہیں وہ سب عصر حاضر کے مشہور اور مستند اہل قلم کی ان دلچسپ تصانیف سے اخذ کئے ہیں۔ جو تصانیف بالآخر جاری ہیں۔

تشریں پانچ انتخابات شامل ہیں۔ پہلے دونوں انتخاب ترجیحی ہیں اور باقی تینوں طبع زاد۔

”سروایت پس لندن“ سر آر تھر کانن ڈائل کے سب سے پہلے سراغ رسانی ناول کا ترجمہ ہے جسے نواب والا شاہنوازہ عبدالصہب میرزا نے فارسی میں ترجمہ کیا ہے۔

انتخاب میں دو حصہ لیا گیا ہے جہاں شرکاء ہر مڑ مسٹر جفرسن باب کو جو دو قتل کر چکا ہے گرفتار کرتا ہے۔ انتخاب بجائے خود مکمل قصہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

”سیاحت دور دورہ کرنا میں“ ہشتاد و دو جوبلیس ورن کی کتاب کا ترجمہ ہے۔ جو مردار اعظم آقا محمد و غازی نے ترجمہ کی ہے۔ کتاب کا ہیرو فلپس فوق اپنے نوکر پارٹو کے ہمراہ کافی سے کلکتہ تک کا سفر کرتا ہے۔ راستہ میں ایک اور انگریز رفیق سفر بن جاتا ہے۔ اہل آباد کے قریب ریلوے لائن کا سلسلہ منقطع ہے۔ وہاں کے دلچسپ واقعات و رقص انتخاب ہیں۔ جو خود مستقل داستان کے جاسکتے ہیں۔

انڈیا سیریز ”میرزا احمد شہنشاہ“ کی ماضیہ تصنیف مسودہ سندہ ایران بشر سے

ماخوذ ہے۔ اس کتاب کی دو جلدوں میں مصنف نے یورپ وغیرہ کی ممتاز اور مشہور شخصیتوں کے کچھ کارنامے محفوظ کئے ہیں۔ ایک روسی لڑکی کی حرات، غیرت اور جفاکشی کے سبق آموز واقعات اس قصہ سے معلوم ہوتے ہیں۔

”کودک کو ہستانی“ میر سید علی خاں کیمیاگر کی تصنیف ہے۔ جس میں مصنف نے ایک بچہ کا قصہ بیان کرتے ہوئے بتایا ہے کہ کس طرح ایک غیر تربیت یافتہ اور وحشی بچے کو ہندو مذہب اور تمدن انسانوں کی جماعت میں شمار ہونے کے قابل بنایا جاسکتا ہو۔ سائیکا لوجی اور نفس بالوجی کے بہت سے مسائل اس دلچسپ مضمون سے از خود روشن ہو جاتے ہیں۔ ہم نے صرف ضروری اور دلچسپ حصے انتخاب میں شامل کئے ہیں۔

”تاریخ ایران“ میرزا رشید یاسمی کی تصنیف ہے جو موصوف نے ایران کے حکمہ تعلیم کے اشارے پر درجہات پنجم و ششم کے لئے مرتب کی ہے۔ کتاب کا تعلق اگرچہ تاریخ سے ہے۔ لیکن اس میں زیادہ تر بادشاہوں کے قصے ہی درج ہیں۔ تاکہ طلبہ کی دلچسپی قائم رہے۔ ہم نے جو حصہ منتخب کیا ہے وہ خصوصیت سے زیادہ مفید اور دلچسپ ہے۔

”حصہ نظم“ میں دور جدید کے اصلاحی اور قومی رنگ کی سلیس اور آسان نظمیں انتخاب کی گئی ہیں۔ آقا سے پوراؤ و الملک اشعرا بہار اور آقا سے اشرف رشتی کا عصر حاضر میں ایران کے مایہ ناز شعرا میں شمار ہے۔ اور ان کی قومی و اصلاحی نظریات کو فارسی جدید میں اعلیٰ مرتبہ حاصل ہے۔ ایک آسان اور دلچسپ نظم علامہ سداقبال

ج

کی بھی شامل کی گئی ہے جو موصوف نے عصر حاضر کی ایرانی نظموں کے ہی اسلوب اور ڈھنگ پر لکھی ہے۔ چار نظموں کے سامنے بجائے شعرا کے رسائل کا حوالہ دیا ہوا ہے۔ یہ سب غالباً اشرف رشتی کی ہی ہیں۔ لیکن ان رسائل میں ان نظموں کے ساتھ شعرا کے نام درج نہ تھے۔ اور شاعر کا نام یقینی طور پر تحقیق نہ ہو سکا اس لئے رسالہ کا حوالہ دیدیا گیا ہے۔ "لاہوتی کرمانشاہی" بھی غالباً فرضی نام ہے اور یہ نظم اشرف رشتی یا بہار شہدی کی ہے۔ ممکن ہے کہ "مدا کے فکرانیت" بھی بجائے اشرف رشتی کے مکالمات شعرا بہار شہدی کی تصنیف ہو۔

جگہ جگہ فٹ نوٹ میں شکل اور جدید الفاظ کے معنی دیدیے گئے ہیں تاکہ طلبہ کو بیجا زحمت اور دقت نہ ہو۔

محکم طاهر فاروقی

اگرۃ

یکم فردری ۱۹۳۵ء

فهرست

شماره	عنوان	موضوع	صفحه
		قسمت ششم	
۱	روایت پلیس لندن	شاهزاده عبدالحکیم میرزا	۱
۲	سیاحت و وارد و کره زمین	سردار محمود طری	۲۰
۳	اعجاز سیریا	میرزا محمدنقی	۴۵
۴	کودک کوهستانی	میرزا علی خان کیاگر	۵۵
۵	تاریخ ایران	فرزاد رشیدیاسی	۷۹
		قسمت هفتم	
۶	پارسی باستان	آقای پورداود	۹۷
۷	نقشه	ملک اشعرا بهار شهیدی	۹۸
۸	روش دگر	" "	۹۸
۹	نمیدمباش	" "	۹۹
۱۰	لاک لاک مادرانه	لاهوری کرمانشاهی	۱۰۰
۱۱	به چه بچا شد	از مجله ایران نو	۱۰۱
۱۲	مشروطه	آقای اشرف رشتی	۱۰۳
۱۳	خدا میسر فکر نیست	از مجله صور اسرافیل	۱۰۴
۱۴	تبارک الله	از مجله نیم شمال	۱۰۶
۱۵	بیزانه گشتی وطن	ملک اشعرا بهار شهیدی	۱۰۷
۱۶	نقشه ساریان حجاز	علامه میرزا قبال	۱۰۹
۱۷	مرد آن است	از مجله نیم شمال	۱۱۲

روایت پلیس لندن

و هنوز کلام گرگینون تمام نشده بود که سترید با پریشانی و اضطراب داخل شد و او آمده بود که در کار خود با همفرشورت کند۔ چوں گرگینون را دید در حیرت افتاد و ایستاده ننید است چه کند بالاخره گفت :

”ایں حادثہ در منتہائی عزابت و دور از ہر تفیشے می باشد“

گرگینون بہیت شخص ظفر مند فیروز گفت ۔

”آیا چنین گمان میکنی ۔ من میدانم کہ تو بعد از زحمات زیاد این حرف را نخواهی زد پس آیا رقیقت مسترستان غرسون را پیدا کردی“

سہ بیوٹیجیب ۔

سہ ڈوئوڈہ لیا ۔

تشریح گفت "مسترتان غزون امروز در ساعت شش در
محل خانہ (بالدای) کشتہ شدہ است"

این خبر برعجب ما مثل صاعقہ فرود آمد و زبانها از کلام بسته شد و
گرگیون از صحتی خود جتہ میزد با مشرو با تہ کہ بر رویش بود
تشریح بر کرد - و من ہومز نظر نمود و او را دیدم کہ بہاسے خود را ہردوی
ہم گذاشتہ چین در ابرو افکندہ پس گفت (وستان غزون نیز اشکالی
کار زیاد تر شد)

تشریح گفت پیش از این ہم اشکال این کار براسے پریشانی حواس
ما کافی بود و اکنون در حیرت و شبہ شدہ چہ اقتادیم -

گرگیون تشریح را مخاطب ساختہ گفت آیا تو در این خبہ یقین
داری "تشریح جواب داد کہ من اکنون از آنجا می آیم - و من اول
کے بودم کہ انہیں قنبیہ آگاہی یافتہ ہومز گفت "پیش از آمدن تو ما
مشغول شنیدن کار ہاسے گرگیدن بودیم - آیا ممکن است تو نیز ہرچہ
کردہ از ہراسے صحبت کنی"

سہ بجلی -

سہ کرسی

سہ گرہیا

استرید گفت: من در نزد شما قرار میگیرم که اول متفق بودم ستان غرسون
در این کار دست داشته - و بنا بر این عقیده مشغول تفحص نمودم از او
گردیدم - تا محل اقامت او را بدانم و بعضی بر او چه گذشته - پس بانور
گفتم - این دو نفر را یعنی اشخاص در گذار (بوسطن) در ساعت هشت
و نیم سیسم این ماه دیده اند

و در پیرو او ساعت دو بعد از نصف شب در خانه مسعود کشته شد
اند - پس در این صورت لازم است که بدانم ستان غرسون در زمان
این چند ساعت در کجا بوده و چه می کرده - و بعد از آن بر او چه گذشته پس
تنگرانی به یورپول زدم - و وصف ستان غرسون را در او ذکر نموده خواش
کردم تمامی کشتیا که از آنجا با هر یک حرکت میکنند مراقبت باشند - شاید در
یکی از آنها در این بینند - و خودم نیز شروع کردم هیچ همان خانه باو خانه ای
اجاره را که در نزد یک کار بوسطن بود تفحص نمودن - زیرا که در پیش نور

سه استیشن

سه بوسطن -

سه تیسری

سه نگرانی -

سه کرایه -

گفتم. اگر راست باشد که در بیرون پیش از ہم جدا شده اند. باید بقاعده
ستان غرسون بمانند یا منترے نزدیک گار رفته باشد. کہ آن شب را
در آنجا خفته و صبح بکار برگردند.

ہو مر گفتم آیا ممکن نیست کہ آنہا پیش از جدا شدن با ہم قرار گزاشته
باشند کہ در جای معینہ جمع شوند. لستری گفتم بلے. من نیز ہم چنان
از بایں بجائے سیر فتم و از ستان غرسون نفص میگردم تا بجای از نصف
شب. و ہمچنین صبح زود برخاستہ میگردیدم تا در ساعت ہشت بہ مہمان
خانہ بایں ای در کوچہ ژرژ رسیدیم. و سوال کردم کہ آیا شخصے
ستان غرسون نام اینجا آمدہ است. جواب دادند بلے. و یقیناً تو بہاں
کے کہ در روز است ستان غرسون در انتظا ت می باشد. گفتم آلاں
او در کجاست.

گفتند در اطاق خودش. و از ما خواستہ کہ در ساعت نہ از خواب
بیدار شیم. من خواستم ناگہاں بر داخل شوم بایں امید کہ از دیدن من
مضطرب شود. و چیزے بگوید کہ تو ائم. از اں نااندہ بروم. و بر نند. او بہت قرار دہم
سے و پس بایں.

سے اب.

سے نخت.

پس با خادم مہمان خانہ گفتم۔ اطاق اور امین بنامی۔ داد آمدہ اطاق را
 بمن نمود۔ و خواست خودش برگردد کہ ناگہاں چہرے دیدم کہ بے عیب اقامت
 و بدختم بر آں بلرزہ آمد۔ با وجود اینکہ بیست سال است در اندازہ پلیس
 خدمت میکنم۔ و آں چہر خونی بود کہ از زیر در اطاق بیرون آمدہ تا چند
 قدم رفتہ بود۔ و بعد در یک جا جمع شدہ خون کو چکے گردیدہ بود من تا آنرا
 دیدم خادم را صدا کردم۔ و او برگشتہ نزدیک بود اندویدن آن غش نماید
 و در نیز از داخل اطاق قفل بود۔ ما آب را از ورودادہ قوت کردیم تا بازشد
 و ما داخل گردیدیم۔ و پنجرہ را کشاد یافتیم۔ دستان غسون در کتار دیوار
 بالباس خواب افتادہ بود و اعضایش سرگردیدہ۔ دست و پایش خشک
 شدہ بود۔ و دلاست داشت کہ روح او چند ساعت است از بدنش
 مفارقت نمودہ۔“

”و خادم مہمان خانہ در حال اورا شناخت و گفت ہمین شخص است کہ
 دستان غسون نام دارد۔ اما سبب مردنش طعنه نخرے بود در پہلو سے
 پیش۔ و تریب تر از ہمہ کتابتے بود کہ بردیوار بالای سرش بود و بدن
 من از دیدن آن لرزید و خون بسروئی در عرقم جاری شد۔ و سخن کہ
 سہ کھڑکی۔ سہ جدائی۔

سہ رگیں۔

بهروز گفته بود بخاطرم آمده بهروز گفت آن کتابت لفظ تمام نبود که باخون
نوشته بودند ستر به گفت این کلمه بود بعینه و بعد از آن سکوت طولانی
مجلس را گفت -

و پس از چند دقیقه ستر به تمام کردن صحبت برگشت. و گفت قاتل نیز
بدون اینکه احدی را آگاه بنماید زود از کلبه فرار کرد و به شیر فروش و آن
صبح زود از کلبه پشت صحن خانه میگذشت و در راهی که میگذشت را که گریز و کوچید
کنار دیوار افتاده دیده بود. بریکه از پنجره آگداشته می بیند. و چون اندکی
از آنجا دور شود به پشت سر خود نگاه میکند. مردی بیید که با کمال
آرامی و حرارت از آن زوایا پائین می آید شیر فروش گمان میکند آن
شخص بخانه کسی یا بنامش می باشد. که در راه خانه کار میکند. و ابداً انتظار
در باره او می نماید. بر اینکه با خود میگوید آیا یعنی این شخص چرا در این صبح
زود مشغول کار شده. و من از شیر فروش پرسیدم که او به چه مینیت بود
گفت چنان بخاطرم میسر شد که مردی که در راه بود با صورت مسرعه و حیرت
در تن داشت. و ناچار این شخص بعد از گذشتن ستان غرضش را مانی در
اطاق آمده زیرا که من اثر در خانه که آنجا بود دیدم که در تنش را در آن

شسته بود. و بر سر پوش تحت خواب نیز اثر خون که کار دشواری پاک کرده بود.

و چون سترید قاتل را وصف نمود با آنچه همزگفته بود مطابق من با دنگاه کردم. و در صورتش ابراهیم را دیدم که غرور حاصل کرده باشد. و بنی این گفتار از سترید پرسید -

"آیا در اطاق چیزیه نیافتی که ارادشنا حقن قاتل مفید باشد؟"

سترید جواب داد: هیچ وجه. در حبش کیسه پوئی بود که مال در میبر بوده. زیرا که او نشی در میبر بود. و ادارهٔ محاربتش در دست او بوده و در این کیسه هشتاد ایره بود. من از دیدن آن یقین کردم که مقصود قاتل دشمنی یا غرض دیگر بوده. والا از این پول نمی گذشت. و دیگر در حبش کاتبه و نوشته نبود. بجز یک تلگراف که از کلبه اندر زده بودند و اشتباه نداشت. و تقریباً تاریخ آن یک ماه می باشد. و این هر دو

سه پانزده یوش.

سه قناعت مذکور.

سه ایک سه

سه سیمیا تنها.

سه دستخا. بیان مراد نام

در آن بود و ۵۵۰ درار و پاست (بومز پرست) آیا غیر از این
چیزه نیافتید. جواب داد چیز با اینست نیافتیم. بروی تخت خواب
کتاب کشاده بود و بر رویه میز کاسه آبی بود. و دم بجزره قوطی کو چکه
بود که دو عدد خبث در آن بود.

بومز بعضی شنیدن این کلمه فریاد و خوش حالی و ظفر بر آورد و بفته
از صندلی خود برخاسته گفت: "ایں طلقه آخری بود و اکنون سلسله
مطلب کامل گردید." و گریه و استغریه نگاشت. باز کرد و در حاله که
چشمتان پر از دشت بود. پس بومز برگشت و گفت: "حال من آگاه
کامل از تفصیل این جرمه دارم که چگونه واقع شده. از وقت جدا شدن
در بیمارستان غزون در کار راه آهن تا وقت پیدا شدن جثه او در
مهان خانه. و نهایت اطمینان را به آگاهشی خودم دارم. مثل اینکه

سلسله ضروری. سلسله ذبیح

سلسله گوی.

سلسله اچانک.

سلسله کرسی.

سلسله ریل.

سلسله تحقیقات

خودم حاضر ہووے ام و با چشم دیدہ ام۔ و ہرودی برائے راستی کلام خودم
 را بشنایم نایم۔ پس آیا سترید میتوانی آن قوطی را براے ما بیاوری؟
 سترید جواب داد کہ قوطی ہمراہ من است۔ زیرا کہ من اور ابا کیسہ پول
 بانگراف برداشتم کہ نگاہ دارم۔ و لے من قوطی را در ضمن چیز ہاے
 دیگر ہاے اعتنائی برداشتم۔ زیرا کہ او چنداں اہمیت نہ داشت۔ ہومز
 گفت: "اور ابن بدہ"۔ پس قوطی را گرفت و بجانب من لمفت گردیدہ
 گفت: "و کتر آیا این حب از حب ہای معمولی است؟"

من در آن تامل نمودہ۔ و وعدہ حب کو چک سبک ثغاف دیدم کہ
 رنگ مر و اید صاف بود۔ پس گفتم: "گویا این حب ہا در آب زود حل شوند؟"
 ہومز گفت: "بلکہ فوراً در آب حل میشوند۔ حالاً میتوانی بمطبخ رفتہ
 آن سگے کہ مدتے می باشد ناخوش است و از درمی نالد و تو میخواستی
 اورا بکشی بیاوری؟"

من برخاستہ رفتم و سگ را آوردم کہ بسنگینی نفس میگشید۔ و علامات

سگے دین۔

سگے بے پردائی۔

سگے ڈاکٹر۔

سگے مشکل ہے۔

مرگ بر صورتش پیدا ہو۔ واورا بر زمین گذاشت۔

ہو مزگفت کیے از این حب ہار او نیمہ میکنم (و و نیمہ کرد) پس
نصف آن را در قوطی نگاه میدارم و نصف دیگر را در کاسه میگذازم
و تو قدرے آب بروی آن بریز و چون چنین کردیم آن نصف
حب فوراً در آب حل گردید۔ سترید کہ گمان کرده بود۔ ہومز اورا استنزا
میکند۔ و ازین فقرہ مکرر شدہ بود۔ گفت شبہ نیست کہ این اکتشاف
بنایت مفید می باشد و لیکن من از براسے او ملاقت ہر دن یوسف
ستان غریبون نمی بینم۔ ہومز جواب داد کہ ”عبر کن۔ صبر داشته باش اسے
دوست عزیز من۔ الحال بزودی خواہی دانست کہ اورا چہ ملاقت پائی
مطلبہا می باشد۔“

و اکنون قدرے شیر بخورن این حب اضافہ میکنم تا سگ بتواند
آن را بنوشد۔ و خواہی دید کہ با کمال رغبت آن را قبول کردہ می آید۔
این بگفت و آن محلول را در بنقاشیہ کوچکی ریختہ قدرے شیر بر
روی آن ریخت۔ و پیش سگ گذاشت۔ کہ فی الفور اورا آتشامید۔

سے رکھا ہوں۔

سے کھا ہوا۔

سے رکھا ہوا۔

اعمال جو مزار تا این وقت مانشا بد صدق ادعائی او می پنداشتیم
 و از این جهت ساکت ماند و با نهایت بی صبری منتظر نتیجه و متیق مرن
 سنگ بودیم. و مطلقاً اثری ظاهر نشد. بلکه سنگ همچنان مثل اول
 نفس میزد. و کمتر دیلے از او معلوم نشد. جو مزار ساعت از جیب خود
 در آورده ثانیه بار او دقیقه بار او می شمرد. و چون وقت گذشت و آنچه
 او متوقع بود در رخ نداد لب خود را بدندان گزید. و علامات شکست
 و نومیدی در او پیدا گردید. و مرا بر او دل سوخت. و گریون و شریک
 از شکست او تبسم میکردند. اما جو مزار خسته در اطاق راه میرفت و میگفت
 " ممکن نیست که این همه از روی اتفاق تنها باشد. حال است
 محال است. حسب بای که متوقع بودم در کشته شدن در بر سر می افتد. در کشته
 شدن ستان غرسون پیدا شد. و باین حال در سنگ اثری نگرد. آیا
 چیزی معنی آن چه باشد. ممکن نیست که سلسله بر این فاسد باشد. این
 محال است. و باین حال سنگ هنوز زنده است. آیا شورش چه باشد
 یا او را یافتیم پیدا کردیم. و در حال حسب رویمی را گرفته او را نیز در نیمه کرد

سکه گراد.

سکه دعوی.

سکه راز. بحیه.

دیک نیمہ آل را در آب حل نمود. و مقداری شیر بر او افزوده و پیش
سگ گذاشت. و سگ اندکے از آنرا نخوردہ بود کہ اعطایش لرزید و
نتیجہ حاصل نمودہ مردہ بے حرکت بر زمین افتاد۔

ہو مزہ نفسے براحت بر آورد و عرق از پیشانی خود پاک کردہ گفت
مواجب بود کہ ایمان من محکم تر از این باشد۔ و چون نتیجہ را با سلسلہ بر این
منطقی مناقض دیدیم۔ لازم است کہ تفسیر دیگرے اند برائے او طلب
نمائیم و سبب آل را از باب دیگرے تفصیل کنیم۔ نہ آنکہ بگوئیم برہان
فاسد است۔ پس یکے از این دو حجب قوطی سم قاتل است و دیگرے
خالی از ہر مضرے میباشد۔ و واجب بود کہ من این مطلب را پیش از
دیدن قوطی بدائع از این عبارت آخری ہو مزہ رمہ رمہ کریم و مریم آل
شد کہ او را جون مارض شد و باشد جزائیکہ مردن سگ در مقابل حاجت
آشکار بود بر صحت قول او۔ پس تاریکی کہ مرافرو گرفتہ بود شروع کرد بر رفع
شدن و من اندک اندک حقیقت را می فہمیدم۔

پس ہو مزہ سخن خود بازگشت و گفت شناسخت بدہوش شدیدی ہام
در کمال عزابت بنظر شما آمد زیرا کہ نتوانستید در ابتدا اسے بحث بدلیل

صداقتی کہ در مقابل شما عرضہ شد چنگ ز کشید۔ اما من این کار را کہ دوم و چہر
بعد از آن روی داد مرا بصحت ادعای اول خودم مطمئن تر نمود۔ یا آنکہ
ببابت دیگر نتیجہ منطقی کہ گزیرے از آن منی باشد ظاہر گردید۔ و از این رو
آن چیزے کہ شمارا در حیرت عظیم افکند۔ و کار را در نزد شما شکل تر و مبہم تر
نمود۔ مرا روشن تر کرد و اعتقادم بصحت نتیجہ خودم بیشتر شد۔ از غلطہای
فاحش آنست کہ انسان در میان عزابت و غامض بودن فرق نگذارد
زیرا کہ مختصر ترین جریمہ ہائے متعادلاست از ہمہ نامض تر نشود بہمت
اینکہ دلیل تازہ مخصوص بمانی دہد۔ کہ در نتیجہ گرفتن فائدہ بخشند۔ پس اگر
جستہ این کشتہ بر کنار کوچہ افتادہ بود۔ و چیزے کہ باعث ہجیان و اضطراب
ما شود با او نبود۔ یا این حادثہ را در منہای عزابت بہ نظر منی آورد۔ و آن صحت
را و یافتن شناسائی قاتل از صعب ترین کار با بود۔ اما این امور غریبہ خارج ماست

سہ پیش ہونی۔

سہ کپڑا یعنی اعتبار کرد۔

سہ بڑی۔

سہ مشکلی ہوا۔

سہ مہدی۔

سہ عادت کے خلاف۔

کہ در او بود اورا آشکار می نمود و واقف شدن بر حقیقت آن راهل
می کردند صحت ۲

مگر گیون این کلام را با نهایت بے صبری می شنید و بزرگوار می توانست
ساکت باشد و چون جو مز را سخن بنهایت رسید همه با او گفتیم
تا بهارت و بهوش تو مستر جو مز اعتراض داریم و امید اینم که راهب است تو
غیر از راهبای مایا باشد و لیکن اکنون چہ کہ از رای و نصیحت ہم
تراست می خواهیم و آن گرفتار قاتل می باشد ۳

”من و شریک ہر ایک بر اسم رفیق و خطای آن ظاہر گردید و تو
کلامی گفتی کہ دلالت داشت بر اینکه بیش از آنچه امید اینم آگاہی داری
و اکنون وقت آن رسیده کہ ما چار باخبارت صریح از تو سوال می کنیم کہ
از علم خودت در این قضیہ ما را فائدہ رسانی یا مینوایی اسم قاتل را برای ما بگوئی
کسترید گفت ”من نمیتوانم انکار کنم و مگر گیون این کلام را براستی گفت
چہ ماکر و تجربہ کردیم و ظفر یا نفیس و جناب تو مکر گفتی کہ تمامی این حادثہ
را از روی برہان میدانم پس آیا اطلاع خودت را مخفی میداری یا برای
ما میگویی ؟“

من گفتم شاید اگر در گرفتن این قاتل تأخیر نہ فرصت فرمایا از کتاب جینیہ دیگر بایا

ہو مزچوں اصرار مارا دید اندک اندک نرم شد۔ لیکن ہچکچاہٹ
 دراطاق راہ ہر رفتا و سرش بر روی سینہ خم بود با بروہای پرچین۔ و
 او ہر وقت غرقہ فکر می شد باین حال بود۔ و عاقبت ناگہاں در مقابل با ایستادہ
 گفت: ممکن نیست کہ قاتل مرتکب جرمیہ دیگرے بشود پس از این باب بہت
 مطمئن باشید۔ و دیگر آنکہ شما اسلم اورا پسیدید۔ کہ آیا من میدانم بلے من
 اسم اورا میدانم۔ اما دانستن آتش در مقابل اینکه بتوانیم اورا بگیریم چیز
 نیست۔ و من امید دارم کہ خودی بتوانم اورا بگیرم۔ من دلتوق کامل
 بشناسائی و تدبیر خودم دارم و براہ ہای مخصوص خودم۔ جز انیکہ این کار
 محتاج بہ حکمت و درایت و بیداری کلی می باشد۔ زیرا کہ حریف پُر زور
 و سخت است۔ و از قرارے کہ دانستہ ام رفیقی نیز مانند خودش در قوت
 و مہارت دارد۔ پس ما دانستہ کہ نداند کسے در دنبال او می باشد ما را
 امیدواری بگرفتار او جائز است۔ لیکن بعض انیکہ چہیزے از این مطلب
 بفہم۔ اسم و ہیأت خودش را تفہیم میدہد۔ و در میان ملیون ہاے در این

لے دانشمندی۔

لے ہر شیاری۔

لے جنگ

لے لاکوں۔

پای تخت ساکن هستند مخفی بشود. و اگر من بگویم حریت هانی ما بے
 زیرک و مروان پلیس در عقب کردن ایشان ظفر من نخواهند گردید مقصودم
 امانت و خواری شما نمی باشد. و همین جهت من از شما طلب یاری نمودم ام
 و اگر نتوانستم کار سے از پیش بهرم و دست خالی برگشتم. حاضریم که مسدیت
 و ملازمت تمام این حادثه را بر گردن خود بگیرم. وے اکنون شما وعده
 میدهم که هر وقت به بنیم یاری شما بر اے من ثمرے دارد و ضررے ندارد.
 فوراً از شما طلب یاری خواهم نمود اگر گیون و سترید بایں وعده اکتفا
 نکرده. و همچنین از اشاره او بصف مروان پلیس خوش حال نشاند.
 بلکه غضب نمودند و اگر گیون صورتش سرخ گردید. و سترید چشمش برق
 زد. و خواست سخن بگوید که بزرگ بچه ماے که چه که ذکر ایشان گذشت
 داخل شد و گفت کالسه بروم در حاضر است.

همو گفت پهلوان خدا ترا حفظ کند. و بعد از دو لایحه خود قیدی از
 فولاد بدر آورد که دست اسیر را با آن می بستند. و با سترید گفت

شده اعداد -

شده الزام -

شده چکنے گیس -

شده چکزی -

از براسه چه این نوع قید را اثنا بکار نمی برید. بپس چه حکم است
 و چگونه زودتر از برق به بند دست می چسبند. بسترید جواب داد
 "هرگاه شخصی که باید قید شود پیدا کنیم همان قید را که در نزد ما هست
 کافی است" هو مزنیسی کرده گفت. راست میگویی. و بعد از آن
 بجانب بزرگ بچه با ملقت گردید. و گفت کالسکه چی را بگو بیاید
 صندوق را برداشته در کالسکه بگذارید. من از آنجا از رفیق خودم
 شنیدم تعجب کردم مثل کس که میخواهد از شهر برود. و حال آنکه چیزی
 از این بابت با من نگفته بود. و در حال غم شده از زیر تخت خواب
 صندوق پیروں آورد و در بانه از جرم مشغول بستن آن گردید و
 در این وقت کالسکه چی داخل شد. هو مزنیسی او گفت "مرا کمک
 کن" و بعد از آنکه نگاه کرد و پهلوی صندوق نشست
 کالسکه چی بآرامی پیش آمد و غم گردید و دست خود را دراز کرد. و
 فوراً صداست قید را شنیدیم که چه چسبید. دهم عزیر خواسته چشمش
 برق زد و گفت "مستحق فرسودن" و ص قائل اخبرنی و برپا و پیوسته
 منان عزیمت را اثنا تقدیم میکنم. و این کار خیال بنا سال و سرعت
 گذشت که من چشم خودم را کذب میکردم. و هنوز آن بیات ظفر مندی
 لعلش گزاف

را با صدا سے ورشت ہو مگر بخاطر دارم۔ کالسمکہ چڑی را دہشت
گرفت۔ وچوں خود را اسیر دست بستہ دید منظر وحشی پیدا کرد۔ و تمام
ماثل غجر قریب دو تانیہ خشک شدیم۔ و بعد از دو تانیہ کالسمکہ چڑی از
دست ہو مگر بد رفتہ نفر ہولناکے بر آوردہ و خودش را بجانب پتھر
افکند۔ کہ از آنجا بہ بیرون بچہ و شیشہ پتھر را شکستہ چوب آہ را غور
موتہ وے پیش از آنکہ تواند بیرون رود۔ ہو مگر براد حملہ کرد و گریوں
و ستر پہ نیز مانند شیراز جائے برآمدند۔ وادرا تھرا بواسطہ اساق
برگردانیدند۔ و در این وقت شروع در معرکہ شد۔ و تربیت ماسخت
قوی ہو و جدے کہ با ہمارا ضرر مینخواستیم اور از بون نمایتم۔ بلکہ
پیش از پتہ مارا متفرق ساخت۔ و زخمی کہ بواسطہ ہجوم آوردن بر
پتھر و شکستہ شیشہ آہ یافتہ بود۔ صورت و دستہائی او دمار پران
نہن کردہ ہو و وے با وجود فتن خون ضعیف نہی شد۔ و نہی توانستیم
بر او غلبہ نماییم۔ اما افسوس کہ تمام مقامہ مت و ہمالائی او غلبہ ہو و
ستر پہ نگاہش را گرفتہ نزدیک بود او را خفہ کند۔ و بالآخرہ پائش را

سہ تواریک

سہ تواریک

سہ صورت۔ چہ

سہ صورت

سہ صورت

نیز قید کر دیم۔ زیرا کہ از فرار ادایمن بنودیم۔ پس ہمہ بر خاستیم و از
 خستگی نفس میزدیم
 پس جو من گفت "اکنون کاسکہ بخودش بردم در است و ممکن
 است کہ در ہاں کاسکہ اورا بہ ادارۃ امنیۃ بریم و حال کہ حقیقت
 را دریافتیم و مشکل را حل ساختیم۔ از برائے شما ممکن است کہ
 ہر چہ بخواہید از من پرسید۔ و من از ہمہ چیز شمارا با کمال خوش
 حالی جواب دہم۔

لے ہاپنے لگے۔
 تہ کو توالی۔

سیاحت برادر و کره زمین

سفر فلیاس در هند

بعد از پنج دقیقه هر سه نفر در نزد کلبه هندی فیلی و والایا ماندند. در
 درون کلبه یک هندی بود و بیرون کلبه یکسان فیلی بسیار جسیم و
 تنومندی موجود بود. بنا بر ظن ما ایشان هندی هر سه نفر را همراه
 نشان دادن فیلی خود را نزد فیلی برد و فیلی ایشان را نسبت خود فرما کرد و
 داشت. و از فیلهای دنداندار خبر بود. هندی پس فیلی را میخواست که
 فیلی جنگ سازد. و بعد از آن در نزد راجا سه ساعت بماند. و
 پیله بر آن کمانچی کشته. نام این فیلی را که فیلی میخواندند است.

فلپاس فوق فیل را پسندید - با صاحب آن به کوتاه
کردن گریه آن بگشاید آغاز نهاد - هندی یک قلم از گرامر دادن
فیل خود را نمود - فلپاس فوق در هر ساعت ده پوند تکلیف
کرد - هندی قبول نکرد - بیست پوند - باز قبول نکرد - چهل پوند
باز نماند !

این مبلغ کم مبلغ نبود - یعنی اگر فیل در پانزده ساعت به اله آباد
برود برای صاحب ششصد طلا منفعت میگذارد -

فلپاس فوق بیست و پنج طور و وضع بر هم نخورده یکوتاه کردن فروش
فیل آغاز نهاد و یک دفعه هزار طلا خریدار شد هندی از فروختن
نیز اباد زبید - فلپاس فوق میخواست که در قیمت فیل بیفزاید
و سه سیر قدر داری او را یک گوشه کشیده گفت -

پیش از آنکه در قیمت فیل بیفزایید - هرگاه یک قدر تال
کنید بهتر خواهد بود -

فلپاس - به تامل حاجت نیست - چونکه در راه یک شرط بیست هزار
طلا هرگاه دو برابر این قیمت را بخواهند من هم بهم بایم زیان نکرده خواهم بود

فلیاس فوق باز به نرود صاحب فیل آمده اول هزار و دو صد
باز هزار و چهار، باز هزار و هشت صد - نهایت بد و هزار طلا
خریدار شد -

هندی یک لحظه تأمل کرده گفت،
فرو ختم

فلیاس - خریدم -
پاسپار تو ازین ضرر آندی خود نگش زرو شده بود - سیر قرد ماری
نیز بگرداب حیرت فرو رفته بود -

داد و ستد تمام شد - فلیاس فوق با انگشتها را از کس کشیده
به هندی حساب کرد - فیل نیز مال فلیاس فوق گردید - حاله دارک
کردن یک رهبر که هم رهنائی کند و هم فیلبانی باقی ماند - یک جوان
هندی پیش آمده این خدمت را در غم گرفته - فلیاس فوق او
را قبول کرده بخشش بزرگی با و وعده نمود -

هماندم فیل را بمیدان آوردند - جوان هندی که به فیلبانی خیل
آشنا بود در حال از ریسمانها و چو بهادر و و طرف فیل نشینگاه ساخت

از قریه (قبلی) بخودنی دو روزه را خریدند - فلپاس فوق بیک طرف
فیل و سیر قزواری بدیگر طرف سوار شدند -
پاسپار تو در میان بر پشت فیل سوار شد - جوان بندی به گون
فیل نشسته ساعت ۹ بود که براه افتادند -

بندی نیلبان نوجوان یک راه کوتاه و پریده را در پیش گرفته
فیل را به سرعت براند فلپاس فوق و سیر قزواری چون بفیل سوار
گشته عادت نموده بودند از جنبش حرکت فیل خیلی بیاحت بودند
پاسپار تو چون تمام بر پشت فیل نشسته بود جنبش بر او زیاده تر
تاثیر میکرد - حتی دوسه بار تائبخواست سخن بگوید زبانش بتأثیر جنبش
فیل در زیر وند آنهاش آمده خیلی افکار شد - با وجود اینهم از خنده
و بیت خواندن و مسخره کی کردن دائمی ایستاده گاه گاه از شیرینی
هاسه که با خود داشت بخیر طوم فیل داده و از یونی آگونی گرفته با فیل
ملاحظه میکرد -

بعد از دو ساعت که راه نمزدند جوان بندی فیل را ایستاده کرد
و بعد یک ساعت مات حیوان خراطم کشتان را استراحت داد فیل
از چشمه آبی که در آنجا بود خود را سیر آب کرد و قدری گیاه خشک

تری نیز خوردہ شکمش را سیر نمود۔ سیر قرد مارنی ازین استراحت
خیلے ممنون شد۔ چونکہ وجودش کہ از جنبش فیل نا آرام شدہ بود
اما فیلان فوقی چنان مستریج می نمود کہ گویا حالانہ خواہگاہ خود برخواستہ
است۔ سیر قرد مارنی بسوی او نظر کردہ در میان بہاسے نمود
آہستہ گفت :-

ایا این آدم از آہن ساخته شدہ است ؟
پاسپار تو این سخن او را شنیدہ گفت :-
سنے ۔ انہ فولا :-

وقت پیشین بود کہ رہبر بحرکت اشارت کرد۔ رہرواں سوار
شدند۔ فیل براہ افتاد۔

زمین ہاسے کہ با آہاں میگذرند خیلے وشتناک ست۔ بجای
جنگل ہاسے و رختاں خراباں ہاسے خار دار قایم گردید۔ بعد ازاں
زمین ہاسے چول و شور۔ تہ ہاسے پیش آمد کہ با خرگشا و سنگل ہاسے
وشتناکی پُر بود۔

سہ جسم

سہ جہاں

سہ چنانیں

درین جاها که هنوز انگلیزها بخرابی بران تسلط نیافته اند بعضی اقوام
و حشیه هندی که در عادات و مذہب خود خیلی متصب اند ساکن میباشند -
از دور گاه گاهی اندرین مردمان دیده می شد که بطرف فیل و فیل
سواران بنظر بسیار کین و عداوت میدیدند - در پیچ و این انسانها
را تنگه ناک میداشتند اصلا به آنها تقریب نمی نمود -

فکر پاسپار تو را تنها یک چیز مشغول میداشت که آنهم این بود که
آیا فلیاس فوق چوں به ال آباد برسد این فیل را چه خواهد کرد ؟ آیا
بهمراه خود خواهد برد ؟ این ممکن نیست ؛ چونکه اگر معارف بردن آن
با قیمت خریداری آن یکجا شود بنگینی فیل یک سبله بهل خواهد
آمد ؛ پاسپار تو با فیل خیلی دوستی و محبتی بهم رسانیده ؛ آیا اگر فلیاس
فوق فیل را به او بدهد چه خواهد کرد ؟ چه میکند ؟

بوقت شام بر یک تپه فلیاس توقف نمود - امروز تمام در فرسخ
مسافه قطع نموده بودند که نیم راه را گویا قطع کرده اند - شب هوا سرد
بود برین تپه یک منبع شراب موجود بود - در پیچ و آن در حصار
ذکور یک آتش افروخته مسافران بکمال اشتها طعام خوروند -

صلی حیات

صلی ویران مندر -

بعد ازاں یک چند کلمہ در میان آمدہ در پے آن نور نشہای خواب
شان بلند گردید۔

نیلبان در پیش فیل کہ یک درختے تکیہ زدہ بخواب رفتہ بود تا
صبح بیدار مانده نگہانی نمود در شب تیج یک حادثہ بوقوع نیامد۔ گاہ
گاہ بعضے غرتہائی شیر و فریاد ہائے بوزینہ باز و در سکونت شب را
خلل می رسانید۔

سیر قرومارنی مانند یک عسکر بسیار مانده و خستہ خوابیدہ بود و
فلپس فوق چنان خوابیدہ بود کہ در خانہ (ساویل) رودی (سن)
خود باشد۔ پاسپار تو خوابناکے بسیار خوف انگیزے میدید کہ دو سہ بار
سیاہی نیز او را چخش کردہ آواز ہائے خفہ شدہ مدہشی بر میگوشید۔
وقتیکہ شفق طلوع نمود براہ براہند۔ رہبر مندی امرور بوقت
تمام و اصل شدن خود را بہ آلاہ امید میکرد۔ در آخر دامنہ ہای کود
(دکنڈیا) باز یک قدرے توقف کردہ و فیصلہ را راحت دادہ براہ انڈانہ
بوقت ظہر در جنگلے کہ بسیار درختہای بزرگ و ہم پیوست داشتہ۔

سے ڈکارنا

سے سپاہی۔

سے بندہ میاہیل۔

ایک قدر سے آرام گرفتہ و مسافران طعام خوردہ براہ افتادہ ہوا۔ بہ
 ار آباد ۱۲ فرسخ باقی ماندہ بود۔ تا بہ اینجا بہ بیچ یک مانہ نصارف نشدہ
 بود۔ دریں اثنا فیل آتا رہم خوردن و تلاش را گذاشت۔ سیر قرواری
 پر رسید کہ ۱۔

چیت ۹

رہبر ایک قدر سے گوش نہادہ گفت ۱۔

بعضی صد ہائی آید اما نمیدانم کہ چیت ۹

بعد از کی صد ہا زیادہ شد۔ میں صد اصد اسے دہل ماوشیپور ہوا

ہا سے ہا سے ایک جمع غفیر سے مشابہت داشت۔

پاسپار تو بحال وقت گوش بہ آواز بودر فلیاس فوق بے آنکہ

چیز سے بگوید انتظار میکشید۔

رہبر از گردن فیل بر خرطومش فرو آدہ بسوسے جنگل بر اسے

تحقیق کردن بدویدن آتا رہماد۔ بعد از چند دقیقہ واپس

آدہ گفت ۱۔

سہ پیش نہیں آیا تھا

سہ بگل۔

سہ بہت بھیڑ۔

بیک جمعیت بزرگ برآهست که به این طرف می آیند - می آید
که خود را پنهان کنیم تا مارا نه بینند چرا که مردمان وحشی می باشند -
این را گفته فیل را در یک گوشه جنگل میان درختان بهم پیوست
براند و تنبیه کرد که اصلاً از فیل فرو نیایند - خودش نیز بیک و تنه
که زود فرار تواند حاضر و آماده گردید -

با یومی انسانها و صداهای طبل و فریادها رفته رفته نزدیک میشد -
خواند نهاسه گوناگون بندوبی با آن ساز با بهم می آیمخت - و یک
ناله عجبی بر می انگشت -

بعد از کمی از پنجاه قدم دور فلپاس فوق در فایش جمعیت بزرگ
(براهما) را بدیدند که بدجبهه و طنطنه عظیمی می آمدند - سیاحین ما خود
را در میان برگها بخوبی پنهان کرد و تماشا ساعه گرد و برآهست
مشغول شدند - این موکب پرورد به و طنطنه برآهست با این هدایت بود -
در صفت پیش این موکب کا نهاسه کلاه پوشش جبهه دراز

نزد و پوشش - این می رفتند - این کا نهاسه بسیار غریب و عجیب
بعینه زهره ساسه عجیب می میروند - در دور و پیش این گروه کا نهاسه
ناله برهن کی می -

زنان و پسران بسیارے کہ دہلہا و طبل ہا و دفہا مینو اختہ موجود بود۔
 درپے این گزہ بریک عرآنہ بسیار بلندے کہ ہاشش گاؤ کشیدہ
 میشد۔ ہیکل مجسمہ یک بتے کہ بشکل اثر ہا ساختہ شدہ بود و نیلے
 نقیل المنظر و کہ یہ پیکر می نمود رفتار داشت۔ گاؤ ہا، و خورد کادتی، و بت
 باسے رنگا و زینتا پیراستہ شدہ بود۔ در گردن این بت اند
 کہ ہاے خشک انسان، و دستہا سے بریدہ انسان حاملہا آویختہ
 شدہ بود۔

سیر قمر و مارتی این بت را شناختہ گفت :-
 (قالی نام) اکہ ہندو ہاست کہ آنرا اکہ (عشق و محبت)
 می شمارند۔

پاسپارتو۔ دھات (مہیج، آنا (دعشق)) بیچگاہ
 رہبر بچا کی اشارت بسکوت کرد و پاسپارتو تا پیش گردید۔
 و در اطراف کادی این بت بسیارے از فقیر ہاستے ہر جنس کہ خود را
 بزنجیر ہا میزنند، و خونہا از بدن شاں تی بر آید رفتار داشتند۔
 لہ گاڑی۔

تہ ہار۔

تہ کالی کابت۔

درپے ایں گروہ، ایک زن بسیار خوش شکل و شامیلے کہ لباسہائے
 بسیار مزین، زیور و زینتہائے مکملی آراستہ و پیراستہ، و جواہرهای
 ذی قیمتی بگل و دستمال و سببہ اش آویخته، و یک چادر نرتر بسیار
 نازکے وجود لطیفش را سراپا پوشیدہ بود پیوستہ و بچو دانہ کہ
 یکچند برہمن خوش لباس اورا بزور میکشیدند رفتار داشت۔
 ایں زن نوجوان بہنہ و ہای بیچ مشابہت بہمنی رسانید۔ چونکہ
 مانند اور و پائیاں سفید پوست بود۔ درپے ایں زن یک دستہ
 جوشن پوش کہ تنہائے برہمنہ بدست داشتند میرفت۔ در عقب آنہا
 بریک تابوت بسیار مزین و مطلقاً یک نقشے را می بروند کہ ایں
 تابوت بردوش مردان خوش لباس بزرگ نش بود۔ در اطراف
 تابوت زنہای بازیور و زینت بسیارے رفتار داشتند۔ درپے
 ایں تابوت دستہ ہائے سازندہ ہا و در عقب آنہا گروہ گروہ زنان و
 مردان رعیتے میرفتند۔

سیر قرومارتی بکمال محزونیت بہ ایں موکب نظر و خندہ از ہر پرچیدہ
 آیا ایں موکب (ستی) شدن نیست ؟

لے شاندار

لے جلوس

رہبر سر خود را در مقام تصدیق بنیانیدہ اشارت بہ سکوت نمود
 ایں موکب براہا رفتہ رفتہ دور شدند تا آنکہ سراسر آنہ نظر سیاحین
 پنهان گردیدند، و صد اسے شاں نیز دور گردید۔
 ہنگامے کہ سیر قرومارتی از رہبر پرسید، فلیاس فوق لفظ (دستی)
 را شنیدہ بود لہذا در ین وقت از سیر پرسید:-

(دستی)؟ چہ چیز است؟

سیر:- (دستی) بہ اصطلاح ہندو ہا قربانی انسان را میگویند۔ مثلاً
 یک شوہرے پوں سیر دزن او خود را با او یکجا زندہ میسوزانند۔ ایں
 زن سفید پوشے را کہ دیدید فردا بوقت شفق با آں نقشے کہ دیدید
 سوختہ می شود۔

پاسپار تو۔ وای الفنت بر چنین خیانت!

فلیاس:- ایں نقش کہ بود؟

سیر:- گماں می برم کہ نقش کدام راجاے ایں طرفہ است۔
 رہبر سبے راجاے "ہوند لگوئند" است کہ ہنوز در زیر تصرف
 انگلیز ہانہ آندہ است۔

فلیاس:- ایں چہ طاوت وحشیانہ است؟ آیا ایں زن

ملکہ ہندیل گنڈکاراجہ

برضائے خود چہاں خود را زندہ می سوزاند ؟
 رہبر - دیگر زنا اگرچہ خود شاں را برضائے خود می سوزاند ، وے
 واما اسکا کہ این زن کہ شما دیدید برضائے خود خود را نمی سوزاند ، بلکہ
 بزور می سوزاندش !

فلیاس - از کجا میدانی ؟
 رہبر - میدانم ، چونکہ این زن ہندو نیست بلکہ از جنس طائفہ "پارسی"
 است کہ من ہم از ہماں طائفہ ام - حکایت این زن را بخوبی خبر
 دارم - نہ تنہا من بلکہ ہر کس در "بوند گوند" انہیں حکایت با خبر است
 سیم - اما چنان معلوم پیشہ کہ زن برضائے خود می رفت و بیچ
 مخالفت نمی کرد -

رہبر - سنا اور ابد و رافیل و دیگر نشہ یاست بیوشن کردہ اند -
 ندیدید کہ برہنہا اور اند بازو ہا گرفتہ می کشیدند ؟
 فلیاس - حالا کجائی برندش ؟

رہبر - "بیلاچی" کہ دو فرسخ انہیں جادو را است - در اینجا
 "تالنج" می ماند بوقت دمیدن شفق میدوزاندش -
 پاسپارو - وای ! ملعونہا ! بخدا خلیہ افسوس است کہ این زن
 زندہ ہوندا

سیر- خوب، حکایت اور اکامل نکرید۔ زن چسان را ضی
بوختاندن خود نیست۔

رہبر۔ این زن "آعوثا" نام دارد و از طائفہ پارسی ست، دختر
یکے از سوداگران بسیار توانگر بہئی بود۔ در مکتبہاے
اورروپی در بہئی تعلیم و تربیہ یافتہ است، زبان انگلیزی را بقدر
یک انگلیزے میداند۔ ہنوز در مکتب بود کہ پدرش وفات
یافت، دیگر خویشاوندان او بدوں رضاے او دختر را بہ راجے
"ہوند لکوند" کہ خیلے پیرو بہ منظر بود تزویج کردند، دختر چوں از
عادات ہندو بہا باخبر بود، یک سال پیش ازیں کہ راجا
بیمار شدہ بود از بہیم سوختاندن فرار کردہ بود۔ وے اقربا و
تعلقاش باز اور اگر قمار کردہ واپس بر اے راجا فرستادند۔ زیرا
از مرگ ایں دختر خویشانش بمیراث بزرگی وارث می شدند۔
بعد ازیں حکایہ رہبر جوان پارسی فیل را از جنگل بر آوردہ پس
براہ انداخت۔ وے فلیاس فوق او را بہ توقف امر کردہ یہ سیر قوارتی گفت
ہر گاہ اس زن را بر ہانیم چہ بدی خواہد داشت ؟

سیر۔ چہ ؟ رہانیدن ایں زن !!!

فلپاس۔ بے بقدر دوا زود ساعت ہنوز از وقت و وعدہ خود
پیشم ہمیں دوا زود ساعت را بر اسے رہا نیدن این زن فدا می سازم
سیر۔ اما شایعاً مالک رقت قلبیہ عظیمی بودہ اید مسترفوق۔

فلپاس۔ بے سیرا گاہ گاہ کہ دقتش بیاید
این فکر و تشبہ فلپاس فوق بحقیقت کہ خیالے جرات و جبارت
عظیمی می خواست بلکہ سراسر غیر ممکن می نمود۔

مسترفوق بہ این عزم و اقدام خود حیات خود را بہ تسک
می انداخت ، و بای دارن شرط خود را نیز در زیر نظر می گرفت ،
با وجود این ہمہ بیچ تردد نکرد۔ علی الخصوص کہ مانند سیر قزو مارتی
نیز یک رصیفی با او ہم فکر و ہم خیال بود ، بیا یتم بر پاسپا۔ تو !
پاسپا تو از وقت بہ این کار حاضر و آمادہ بود۔ این فکر و تشبہ
آفندی او برو خیالے گوارا۔ و پسندیدہ آمدہ بود۔ ازین مرحمت قلبیہ
آفندی خود یک محبت بے اندازہ در بارہ او پیدا کرد۔

تہنہا ہر دور میان بود کہ آیا او چہ می کند؟ سیر قزو مارتی ازو پرسید کہ
ترا چہ فکر و خیال ست ؟

سیر۔ من از طلبہ بارسیا یتم ، این زن ہم پارسی ست۔ اندازہ ہر امر شایعہ منظم۔

فلیاس - آفرین رہبر!

رہبر - اما میں راہم بٹھا گویم کہ اگر گیر آدیم نہ تھا اینکہ مارا
بکشند غذا بہاوا شکوہاے بیارے نیز خواہیم دید۔

فلیاس - بلے، میں معلوم ست۔ توفیل را باں طرف براں۔

بعد از نیم ساعت فیلبان فیل را بقدرینج صد قدم دور تر از میہ
در یک بیشہ ایستادہ۔ اگرچہ از اں جا چیزے دیدہ نمیتوانستند۔
ولے صد اے ہایہوی آں ارباب تعصب بگوش نشان میرشد۔
رفقا از فیل فرو آمدہ بر اے بدست آوردن زن بیچارہ

بنداکرہ و مشاورہ آغاز بنادند۔ مہدی "بیلاچی" را کہ زن در اں
محبوس ست رہبر بخوبی دیدہ و ہر طرف آں را می شناخت۔
آیا وقتے کہ مردمان بخواب رو بہ میبہ داخل شدہ خواہند توانست ؟
یا آنکہ بشگافتن دیوار مجبور خواہند شد ؟ این ست کہ این مسئلہ با
در وقتے کہ مہدی پرسند معلوم خواہد شد ! اما چیزے کہ لازم و ضروری
ست۔ ہمانا پیش از رسیدن شوق را بنیدن زن منظوم ست۔
زیرا بعد از آنکہ بقتل گاہ برودہ را بنیدن او از قدرت بشر قلیبا
خارج ست۔

والحاصل تا بوقت شام بھیں گو نہ مذاکرہ با بسر آوردند۔ و

بجز دیک پر دو ظلمت شب فرومشته شد لبوسے معبد رواں نہ
 شدند۔ درین اثنا لایوسی و غلغلہ ارباب تعصب کم شده میرفت
 و زمان استراحت شان نزدیک می شد۔ و بسبب که همه آنها
 سرخوش انیون نوشی، و اسرار کشتی که باں عادت کرده اند هستند
 از آن روز نزدیک شدن معبد را آسان میدانستند۔

جوان پارسی درین جائیز بهیروی را از دست نداده در پیش
 روی افتاد۔ بعد از آنکه بقدرده و قیقہ راه رفتند به پیش یک جوے
 رسیدند۔ از آنجا بواسطہ روشنی مشعلهاے ارباب تعصب خرمن
 چوئی که در میدان براے سوختن زن بیچاره روے هم چیده، و
 نقش راجا را بران نهاده بودند پدیدار گردید۔ صد قدم دور ازین
 خرمن چوب معبد دیده می شد۔
 بهیرو بعد اے بسیار پست گفت :-

”در سپے من بیائید“

بکمال احتیاط در میان غلغله لبوسے معبد رواں شدند۔ هر طرف
 را سکوت و سکونت فراگرفته بود۔ مگر شاخهاے درختاں که بوزن ش

شده اند۔

شده اند۔

نیم بحرکت می آمدند سکوت عمومی را خلل می رسانید -
 رهبر در پیش یک راه تنگی که بسوی معبد میرفت توقف نمود -
 در دور و پیش معبد هند و بازن و مرد و خور و کالان مانند اشتهای
 میدان محارب به روی هم غلطیده بودند - در پیش هر دروازه معبد
 دیده بانان و نگهبانان که بیک دست مشعل و بیک دست تیغ
 برهنه گرفته بودند دیده می شدند و ازین معلوم شد که از دروازه
 معبد بعد داخل شدن ممکن نیست -

رهبر از اینجا پیشتر رفت - رفقای خود را واپس کشید - رفقای نیز
 این مسئله را درک کرده از اینجا دور شدند - سیر قرواری گفت :-
 هنوز نصف شب نشده است یک قریب صبر کنیم بلکه دیده بانها بجا می بروند -

رهبر - بلکه !

بنابراین فلیاس فوق و دیگر رفقایش و زیر یک درخت بزرگ نشسته منتظر ماندند
 بحقیقت این انتظار بر رفقا خیلی سخت میگذشت - رهبر هر لحظه
 از پیش رفقا بر خاسته بسوی معبد میرفت و چون میدید که پاسبانان
 بیدار و بوشیار اند واپس می آمد تا به نیم شب بهین صورت انتظار
 کشند - باز هم غفلت پاسبانان بوقوع نیاید - دانستند که انتظار

کشیدن غفلت پاسباںاں بیجا ست . بنا بریں دیگر چارہ باید اندیشید .
 بریں قرار دادند کہ از یک طرف دیوار معبد رختہ باز کردہ معبد در آیند
 اتنا ایں ہم و زیر شبہ بود کہ آیا بر ہنہا و درون معبد نیز ہمیں
 بیداری و ہوشیاری خواہند بود یا نہ ایک قدر سے مشاورہ کردند
 بعد ازاں باتفاق ہم یک برس دیوار معبد کہ تنہا و بے پاسباں بود
 حرکت نمودند . نیم ساعت از نیم شب گذشتہ بود کہ بے آنکہ کسی
 ایشان را بہ بیند دیوار معبد رسیدند . اگرچہ دریں طرف معبد پہنچ
 کسی نبود پاسباںانے نہ داشت کسی پہنچ پنجرہ و دروازہ دروندہ نیز پا پا نہ بود .
 شب خیلے تاریک بود کہ قمر چوں در آخر ماہ بود در نزدیک افق
 از میان ابر ہا گاہ گاہ بھورت سیاہ کم رنگی غرض دیدار نمودہ بغروب
 رخ نہادہ بود . بزرگی درختان جنگل نیز تاریکی را افزوں ترمی نمود .
 حالا در زیر دیوار یک سوراخ کشف شد کہ کشادن لازم بود و بر اسے اجرای
 ایں کار در پیش بیج کیے از سیاہاں یک یک کا در پنجرہ ہا بستہ دیگر
 اسباب و آلاتے موجود نمود . جاسے شکر است کہ دیوار معبد از گل و
 خشت ساختہ شدہ بود . اندازہ شگافتن آن خیلے مشکلات نہ داشت .
 یک خشت چوں کندومی شدہ دوسہ خشت دیگر خود بخود می غلطید .
 پاسپار تو و جوان پارسی کو شمش میوزیدند کہ بقدر گذشتن

یک شخص یک سوراخے بکشانید۔

کار خوب پیش رفتہ بود و نزدیک شدہ بود کہ سوراخ باز شود کہ بناگاہ اندرون معبد یک آوازے برآمد، وہ آواز سے آواز ہائے دیگر مقابلہ نمود۔

پاسپار تو وپارسی دست از کار برداشتند۔ آیا از سوراخ گردن دیوار معبد مردمان داخل معبد آگاہ شدند؟ یا آنکہ دیگر حادثہ پیش آمد ؟

بہر حال احتیاط لازم ست، و از اینجا دور شدن لابد است۔ بریں مردمان رہائی دہندہ جان از پیش دیوار دوری جستند، و باز در زیر درختان آمدہ پنهان گشتند۔ مقصد نشان این بود کہ ہمیندہ چہ میشود۔ ہر گاہ این صدا ہا از دیگر چیزے باشد کہ باز بکار آغاز کنند۔

اما دیدند کہ پاسپانان و برہمنان با شعلہ این طرف دیوار نیز آمدند، و بنیادی نقش و تجسس را نہادند۔ پس تا سفت و حسرتے کہ ازین رہگذر برایشان حاصل آمد قابل تصویر و تعریف نیست، چونکہ از داخل شدن معبد سرا سر نا امید شدند، و رہائی دادن زن بیچارہ بعید الاحتمال گردید۔ آیا بیچارہ را چسبان۔ بانی خواہند داد۔ میر قوامتی از قمر سیما را ناخنہائے خود را تیغید، پاسپار تواند غضب بسیار بہ تہیہ آمدہ بویہ، و رہبر اورا تسلی میداد۔ فلیاس فوق

بے آنکہ حال درونی خود را ظاہر کند بجمال سکوت و برودت ایستاده
بود۔ سیر قرواری گفت :-

ہر انقدر سعی و کوشش انسانیت پروراندہ کہ لازم بود بجا
آوردیم۔ حاصل نشدن کامیابی بوظیفہ انسانیت ماضی نمی رساندہ
پس بجز رفتن دگر کارے برائے ما باقی نماند۔
فلپاس :- نہ، ہنوز نزدیک صبر کنیم۔ بلکہ اس فرصتے کہ مالا فوت
شد در دقتہ آخریں بدست آید !

سیر۔ اما چہ امید می کنید ؟ بعد از دو ساعت آفتاب می بر آید۔
سیر قرواری میخواست کہ مقصد فلپاس فوق را از چشمانش بپھرد۔
آیا اس انگیز خون سردا برچہ چیز قرار دارہ است ؟ و ہنوز چہ امید
می پروراند ؟ از چشمہای فلپاس یک شعلہ و ہشت نماے لمحہ
میزد ! آیا چہ فکر می کند ؟

اگر اس تصور را داشتہ باشد کہ در وقت اجراءے جنایت یعنی در
وقتیکہ زن مظلوم را برائے سوختن می برند۔ بر بلاد با ہجوم برودہ زن را
براند۔ اس فکر و تصور او را بجز جنون محض بردگر چہ چیز حل نمایم ؟
بہر صورت رہبر پادسی رفقاے خود را در آنجا نکلنداشت۔ باز پس

بجائیکہ اول در آنجا بودند پیرو۔ چونکہ از آنجا بجای آنکہ کے ایشان را
بینید۔ ایشان ہمہ حرکات موکب را بخوبی دیدہ می توانستند۔

پاسپار تو در ہماںجا تیکہ بود بر یک شاخ درختے تکیہ زدہ یک فکر و
تصور بسیار غریبے بسر می پرورانید، و مہبوت در دریای اندیشہ رفتہ
بود یکبارہ خود بخود گفت کہ: ”ایں چہ فکر دیوانہ گی؟“ باز بہ اندیشہ فرو
رفت۔ باز خود بخود گفت: ”چرا نشود؟“ ایں را گفتم و حتی از
رفتن رفتارے خود نیز آگاہ نشدہ، از درختے کہ بر اں تکیہ زدہ بود جدا
شدہ در میان غلظت و سنے غوط خور وہ پنہاں گردید۔

ساعتہا مرور نمود۔ ضیایے خفیفے کہ در افق پدیدار آمد رسیدن
وقت را خبر داد۔ در میان مردمانے کہ بچوں مردہ گان افتادہ بودند
یک حرکتے بظہور آمد۔ طلبہا و رطبہا بنواختن آغاز نہاد۔ ہیئت خوانیہما
ای ہویہا، فریاد ہا، فغانہا از ہر طرف بلند گردید۔ مگر ساعت خدا
کردن زن مظلوم بیچارہ نزدیک شد۔

دروازہ ہاسے معبد باز گردید۔ روشنی داخل معبد دیدہ شد۔

زن مظلومہ را دیدند کہ دو برہمن از بازو ہایش گرفتہ از سبید برون

سے کھاس

سے نرکل

بر آوردند - بچاره از دو دانیون بیوش بود - با وجود آن هم بیک
 قوت غیر اختیاری خود را از دست ظالمان ربانیدن بیخراست -
 دل سیر قرواری بطپیدن آغاز نهاد - بیک حرکت غیر اختیاری دست
 فلیاس فوق را فشرودن گرفت - دید که بدست خود فلیاس فوق یک
 نخره برهنه گرفته است - درین اثنا مردمان بیکسو شدند - زن پرچم
 نوجوان را برهنه های ظالمان از میان مردمان گذرانید -

بعد از ده دقیقه بنزد خرم چو بهائیکه از صندل و عود و غیره خرم
 شده بود رسیده توقف نمودند - برهنه ها از طرف بدعا خوانه های
 خود آغاز و سازها و سرودها و طلبها و مرزمار با شدت خواندن و
 ساز گردیدند -

زن بچاره را که سراسر از خود گذشته بود ۳ چهار نفره بر خرم
 چوب بالا بر آوردند - و در پهلو سے نش نشوهرش بخوابانیدند - بیک
 مشعل را بیک گوشه خرم که بار و غنهای مشتعل چرب شده
 بود - نزدیک کردند - چو بهادر حال بشعله وری آغاز نهاد -

فلیاس فوق شدت تمام با نخره که بدست داشت بسوی
 خرم دویدن گرفت - و بی هنوز به خرم نارسیده یک منظره بسیار
 بهرک آتشی دالا -

خارق العاده اور ابرجائش توقف داد۔ صد اہلے پرخوف و خیتے
 از مردمان بلند گردید۔ وہمہ مردمان و جملہ برہمنان سجدہ افتادند۔
 مگر راجائیکہ، و برہمن چوب افتادہ بود و رفتہ بیک غارتہ
 قالی نام آئندہ بندہ ہا زندہ شدہ برپا خواست۔ و زوجہ خود را بدو
 دست خود گرفتہ از سر خود بالا بر آورد، و یک صد اے پیسے برکشیدہ
 جملہ مردمان مہکب "قالی قالی" گفتہ سر سجدہ نہادند۔ نفس
 مذکور زن را بدوش انداختہ از میان دروا، و آتش از خرمن فروآید
 و در حالیکہ فقیر با و کاہنبا و برہمنبا سجدہ بودند از میان آہن گذر
 کردہ بدوین آغاز نہاد و تا بجائیکہ سیاحین توقف داشتند رسیدہ
 فلپاس فوق و سیر قرومارقی بحال چیت این منظرہ خارق العادہ
 را تماشا میکرد۔ جوان پارسی را زندہ گرفتہ بود۔ پاسپار تو کہ
 میداند کہ چہ حال داد و دو چہ میکنند!!

رفتہ ہیں کلمہ شنیدہ شد کہ:

"چاہک بگریزیم، بگریزیم؟"

گویندہ این سخن مگر پاسپار تو بودا

ہر بینید کہ پاسپار تو چہ اندیشیدہ بود، و چہ جرات بکار بردہ بودا

تہ کرامت۔

تہ غلات عادت۔

پاسپار تو از پیش درختی کہ بران تکیہ زدہ، وراے میزد۔ در میان
 علفها و نیے ہا آہستہ آہستہ تا بخرمن چوب خود را رسانیدہ است
 وہ احتیاط تمام بر خرمن بالا برآمدہ لباساے راجا را بر سر لباسا
 خود در بر کردہ است۔ وگویا خود را درجا بودہ زن خود را در آغوش
 کشیدہ وہ این صورت تا بہ نزد رفقاے خود آمدہ است۔ بعد
 ازین کار بجز اینکہ خود را بقین رسانیدن او فرار نمودن و گر کارے
 باقی نماندہ است۔ اگرچہ بعد از فرار کردن آنها این جیلہ از طرف
 برہنہا کشف گردید، و بر حقیقت مسئلہ آگاہ شدہ عقب گیسوی
 فرار یہا را کردند، وے از کلہ ہاے برہنہا کہ در سپے آنها
 می انداختند بجز اینکہ یک کلہ کلاہ فلیاس فوقی را سوراخ نمودہ
 در گذاشت۔ دیگر ہیچ ضررے بفرار یہا ہیچ منفعتی بہ ہنہا نرسید۔

سے ظاہر ہو گیا۔

سے گویاں۔

اعجوبہ سیریا

سیریا کے از مالک روس و خلیہ سرد و بد ہواست۔ بطورے
 کہ دولت روس آنرا مجلس مخصوصی ساختہ و ہر کس بنیائے سیاسی
 یا ملکی مقصّر شدہ بد آنجا میفرستد۔ کہ در آن سرمای سخت و ہواے
 مہلک گرفتار مانده در معاون کار کنند۔ مشقت و زحمتی کہ بہاں
 بیچارگان میرسد بیش از آنست کہ تحریر و تقریر آید۔ و غالب ایشان
 بجز دیکہ دو ماہ در آنجا ماندند از فرط زحمت و مشقت این جہاں
 فانی را وداع میگویند۔ مظالم و تعدیاتیکہ بر مجوسین بیچارہ وارد

میشود۔ باندازہ است کہ در ملک روسیہ فقط اسم سیبریائی جہنم در
 سائر ممالک می باشد و تہرہ واقع میشود کہ کس از مجوسین بتواند
 خودش را از ان جہنم ثانی مستخلص بسازد۔ زیرا کہ غالب سال
 تمام راہ ہا از برف مسدود و منقطع میشود۔ و مواظبت و مراقبت مامورین
 بدرجہ است کہ وسیلہ نجات مجوسین فقط منحصر بمرگ است۔
 و غیر از ان کس بفریاد انہا نمی رسد۔ و گرہ از کار فرو بستہ انہا
 نمی کشاید۔ ہزاران نفوس محترکہ بدین طور ہمسپارہ وادی عدم گردید
 اند ہر سال چندین ہزار نفر بدین ملک پر مہلکت نفیشتہ از
 فرط گرنگی و سرمایہ امراض محکمہ مبتلا گردیدہ آنہا لا مرید یا ردیگر
 میروند۔ فغاصے ان خطہ مشہور از قبور انہا نیست کہ بتقصیر است
 سیاسی متعم گردیدہ از خالوادہ و وطن خود مجبور و در انہا ساکن
 قبور شدہ اند۔

۱۔ قائم مقام۔

۲۔ حفاظت۔

۳۔ نگرانی۔

۴۔ جلا وطن ہو کر۔

۵۔ یعنی سہرا ہوا۔

یکے از نجیب زادگان روس موسوم بہ دپراسکوی لاپولوف
 صاحب نسب عالی بود۔ و او آخر قرن اخیر در جنگ روس و عثمانی
 مردانگی بخرج داد۔ و سے چندے بعد از آن دیرا متهم ساختند کہ
 برخلاف دولت مرتکب جنایت شدہ۔ و بدوں اینکہ مجالش دہند
 کہ برایت دئمہ خود را ثابت نماید۔ محاکمش ساختند۔ کہ یہ سبیریا
 نفی شود۔ و ہر قدر استغرام دانستہ نامزد۔ بجایہ نرسید۔ لاپولوف
 دزدن و دختراوراکہ طفلے کو چک بود بدوں مملکت پر وحشت
 و بد ہوا فرستادند۔ و فقط غذایہ محبوبین باو میدادند۔ بیچارہ
 دید کہ این مملکت تالی جنم و ثانی اشنین دوزخ است۔ و زمین
 آنجا تا مدت نہ ماہ از برف پوشیدہ دستد۔ و در حقیقت اہالی
 اس زندہ بگور یا مردہ ہیروں از گور ہستند۔ و فصل تابستان کہ
 چنداں طول نمی کشد قدرے در ہر زم کار داشتند۔ و دختران
 با کمال بشاشت در آن کار مشارکت می نمود۔ و خیلے خوش وقت بود
 کہ امتیاجات خانوادہ را تا اندازہ رفع نماید۔ و در حصول راحت
 والدین بذلی مجتہد کند۔ پراسکوی نیز چوں غیر از اس ترتیب نمیدانست

لجہ رقم طلبہ۔

مٹہ دین کا ایک۔ یعنی ہند۔ و در شکل۔ لکھ کشش کرے۔

خودش را بدان حالت متعادل ساخت و قانع بود. اگر چه دخترش
 نمیدانست که سبب این بدبختی دائمی پدر و ملت اندوه و تشویش مادر
 چیست. مع هذا تا اندازه که میتواند انت ساعی بود هر دو را تسلی دهد
 و موجب مسرت شان شود. فقط و قتی که بشن پانزده سالگی رسید
 ملتفت شد که پدرش نفی شده مقصد دولت است. روزی بختی
 از کار خود مراجعت کرده دید پدرش در کمال اندوه و حزن نشسته.
 زیرا که عریضه استر حامی با پیرا طور نوشته و قبول نشده بود. لهذا فوراً
 مصمم گردید که خودش بیژن بزرگ برود. و شخصاً استخلاص پدر را
 بخواد. اگر این عزم را ابوالدین خود میگفت و در نظر شان خیلی خطرناک
 و بے فکره جلوه میکرد. و بے ابداً بکے اثر از نمود. و بعضی روزها
 در جنگل نشسته از خداوند استعانت می جست که عزم خود را ابوالدین
 بگوید و سپیش از عهده اجرائش برآید. اشکالات و موانع را بخوبی

۱. چنانک -

۲. امیر - شاهنشاه -

۳. بیژن بزرگ -

۴. بذات خود -

۵. ظاهر کرنا -

میدانست زیرا کہ پطرز بورخ تا سیمبر یا صد ہا میل مسافت داشت
 و گذشتہ از آن والدینش باندازہ تنگہ ست بودند کہ نمی توانستند
 با جرا این خیال مدد نمایند و بر فرض ہم کہ متول بودند در جنگلہا
 سیمبر یا پیچ و سارط مسافت موجود نبود و مسافر باستی آن راہ و راز
 را فقط پیادہ می نمایند بدون آنکہ از خیال آن ہمہ عمر آئین مرعوب
 و طائف شود نقشہ عزم خود را بوالدین اظہار کردہ است مدعا نمود
 قبول نمایند و لے ایشان بطورے آن ترتیب را اتلاقی نمودند کہ از
 ہر جہت نزدیک بود و دخترشان از این خیال منصرف شود اولاً حرف
 او را فقط مایہ مضحکہ و مسخرہ پسنداشتند و لے بعد از آن کہ دیدند در
 عزم خود ثابت است پدرش در آن خصوص باوے محتاجہ کردہ امر
 نمود کہ دیگر این ترتیب را اظہار نہ دارد تا مدت سہ سال دختر در
 تحصیل اجازہ اقدامے نکرد و در ظرف آن مدت مادرش بمرضے
 شد بد مبتلا گشت و بہائی شفا یافت و دقیقہ دختر بہر شتتاری مادر

کہ مصائب -

سے مباحثہ کرنا -

تہہ دیریں -

سے بیمار داری -

مہارت می نمود۔ بخوبی آموخت کہ چگونه زحمت کشد و سبوری پیشہ
 نماید۔ و بالآخرہ بعد از آنکہ نزدیک بود صحت و توانش از فرط
 یاس اختلال بیابد۔ والدینش بر فتن دے صلح نہادند۔ و بے باکمال
 اندوہ و حزن این مطلب را قبول نمودند۔ و چہو احساس میکردند کہ
 دیگر دختر را نخواہند دید۔ با وجود این ہمہ موانع براه افتاد۔ و مسافرتی
 آغاز نمود کہ بیچ رستے ہذاں مہارت نگردید بود۔ در طوفان و سرمای
 زیاد و حرکت نمودہ بطورے جدیت داشت۔ کہ پاپائش آبلہ زدہ و
 توانست بیشتر حرکت نماید۔ و مقامی اور ادیدہ بر حال نزارش
 ترحم آوردہ دے را بخانہ برو۔ بعد از چندے توانست کہ باز
 بمسافرت پرواز روئے زو و بعد از آن رستہاں آغاز نمودہ اورا
 مجبور ساخت۔ کہ ہر بایک مردم بیجا بجاں چٹاہش دہند مکن گزیند۔
 نزدیک بود کہ امیدش بنو میدی مبدل شود و سودای آں کار از
 سرش بیرون رود کہ بر حسب اتفاق در شہر دکا ترین بورگ (با
 غامنی رؤف و مہربان دو چار گشتہ۔ و او چنان از سر گذشت و دے

لے اجازت دی۔

تے انھا کہ۔

تکے جگہ کا نام

متاثر گردید کہ در جہازے کہ بہ نیچوے میرفت محلے بہتہ دے مرتب
 کردہ با وسفارش نامہ باسم کے کہ در دربار نفوذ داشت عنایت
 نمود۔ در این مسافرت طوفانے در رودخانہ رخ دادہ نزدیک بود
 دختر بچارہ را بہلاکت برساند امید دے والد نیش را مہل
 بیاس نماید۔ کشتی ایشان داڑگوں گردید۔ اگرچہ از مخاطرات فرقی
 شدن نجات یافت وے از شدت سرمایہ سختی با دغا مض گشت۔
 ہیں کہ بہ نیچوے رسیدند اور ابصومہ بردند و از حسن موافقت راہبیا
 شفا و صحت یافت۔ و وقتیکہ میخواست از آنجا روانہ شود رئیس
 راہبات وجہ با و داد کہ در سبوتر تم محفوظ مسافرت نماید۔ ہیں طور
 ہیچہ ماہ تمام گذشت۔ و اُن وقت بہ پتر بورغ رسیدہ و شاید
 کرد کہ کارش بے نہایت مشکل و حل مشکل غیر متعین می باشد۔

۱۔ جگر کا ہم۔

۲۔ رسوخ۔

۳۔ سمندر

۴۔ برت پرچہ دالی گاڑی۔

۵۔ شکوک



چندیں روز در خارج مجلس نشاستہ۔ و امیدوار بود کہے بیند کہ
بحالش ترحم و در حصول ماموشی و در مساعدت فرماید۔ و نے انوس
کہ مرادش بریافتہ بعضی فقط بختارت و شاعت بر او نگویستہ۔ برنے
در حق او نیز یہ و مضحکہ رقتار میگردند۔ و آنہا یکہ از دیگران روت تر
بودند فقط قلیل و سبب با و میدادند۔ تا دتے مدید افق امیدش ہے
تیرہ و تار یک بود و بیچارہ در آں سواد اعظم بر پنج فقر و ناقہ مبتلا و
بیاس و حرمان آشنا ماند۔ بالاخرہ فرصتے بدست آوردہ سفارش نامہ
خانم را بجا بخش رسانید۔ این مطلب کار ویرا دیگر گوں ساخت۔
و آثار کو فوق ظاہر گردید۔ سرگشتہ وے چناں باعث تاثیر بود
کہ بعد از مدت مدید بحضور مادر شاہ مشرف گردید۔ و با نهایت
سادگی بدون هیچ ترس و خوفے حکایت خود را چنین بیان نمود کہ
مینخواستہ پدرش را عضو نمایند۔ بلکہ مجازات ویرا بجز دیگر مہمل فرماید
غیا حضرت از آن واقعہ متاثر گردیدہ و عہدہ داد کہ نزد پسرش در حق
آباد ساطت فرماید۔ و زود بعد از آں دختر بحضور امپراطور روس

شہ دربار شاہی۔ و در الامرا۔

لے مذاق۔

لے سزا۔

دپال اول) شرفیاب گردیدہ عرض حال خود را شففاً بخدمت آن
اعلیٰ حضرت اظہار نمود۔ نتیجہ اس ملاقات یہیں شد کہ امپراطور معظم پدر
دے را آزاد و مطلق العنان ساختہ اموال اور انیز مسترد داشت
و چوں بخواست دوبارہ دختر مرحمتہ مخصوص فرماید و ازین دستگی وی
نسبت بوالدین تمجید و تحسین نماید۔ مجازش نمود کہ دو نفر منی دیگر را
ہم با پدرش بیاورند۔ و آنہا را نیز مرخص سازند۔ و قتیکہ این فرمان
ثابانہ بسبب پارسید ہمتہ مردم نہایت مسرور گردیدہ یہاں اندازہ
در شگفت بودند۔ دخترانہ والدین خود خواہش کرد کہ در صومعہ نیجوی او
ر ملاقات کنند۔ و معہم شد بقیہ عمر را در آنجا بگذراند و بخیال خودش
بہترین شکرانہ کہ از رحمت آن نعمت ادا نماید ہاں بود کہ رہبانیت
را اختیار کند۔ اگرچہ دروغ بود کہ ہجو غاسکے پیش دل بخودی خود از دنیا
انقطاع و تردد بیش از آن بابانہ نوع خود نیکی نتاہد۔ و سہے در اس

شہ خود اپنے کند سے

شہ اختیار۔

شہ جلاوطن۔

شہ ترک دنیا کر کے من بن جانا۔

شہ پر جوش یا بہت۔

کار نیز مثل سایر مواد ثابت قدم بود۔ بعد از ہشت روز والدینش
 از رے جدا شدند۔ واد چنڈاں زیت نکرہ بتاریخ ۸ رجب
 ۱۲۹۵ مطابق سنہ ہجری ۱۳۱۵ جان فانی را وداغ نمود۔ وے
 از شجاعت حقیقی چناں اسے از خود بیادگار منادہ کہ یہج وقت
 فراموش خواہد شد۔

کودک کوہستانی

چیز کے موضوع بحث است است کہ در فرانسه
در کوہ یافتہ و بدکتور (ایتارو) تسلیم نموده اند کہ اور اتالیق قوانین
و تجربہ ہستے تربیتہ بہار دہ۔

بندہ در اینجا قدرے از تدقیقاتے کہ در بارہ او شدہ است
ذکر می نمایم تا ببینید کہ بواسطہ مارست و تمرین چہ گونه حواس و ذکار
نویافتہ متنبہ می شود۔

عمر ایں کودک تقریباً یازدہ یا دوازہ سال می شد۔ و ہمیشہ
در جنگل در فرانسه زندگانی می کرد۔ سہ نفر از صیاد ہاے کہ

در جنگل رفتہ بودند اورا دیدہ تعقیب نمودند ابالاخرہ در بین این
 کہ می خواست از دست این اشخاص فرار نمودہ بدو نختہ بالا برو
 دستگیر شدہ اورا در یک برجہ کہ در اں نزدیکی با بود بردند۔
 این بچہ بعد از یک ہفتہ دیگر دوبارہ بکوہ بافرارہ نمودہ و در سخت ترین
 سرمای روز ہاے زمستان بر سر کوہ ہاے بسیار خطرناک می گذرانید
 و شبہا را در جا ہاے خلوت پناہ می شد۔ وے روز با قدرے
 نزدیک بدہ ہا می شدہ۔ بعد از انہادت ہاے زیادہ باین اشکال
 زندگانی می کرد و روزے از روز با بیل خودش داخل یک خانہ می شود
 بعد از این کہ در یک دور روزے در این خانہ مہمان می
 ماند ابتدا اورا بہ دارالبحرہ سنت افریپ و سپس بہ روز نقل
 می نمایند۔ و مدت زیادے در اں جا می ماند۔ این کودک در تمام
 جا ہا از مردم گریزاں و ہمیشہ متحرک و قیاب و حاضر از برای فرار بود۔
 یک وزیرے کہ حامی فنون بود فکر نمودہ باین کہ عالم فن می تواند
 از این کودک استفادہ نماید و امر نمود تا کودک را پاریس

لے بھیجا گیا۔

لے پکڑا گیا۔

لے مجاؤں۔

بفرستند، لہذا در آخر سال ہشتم انقلاب اور اپاریس بردند
احوال میں کودک را ذکر نمایم۔

چرکت، مستکہ و ہمیشہ در حرکت و خود را تکان میداد۔ اگر کے
بمخلاف میل او حرکت می کرد اور او دندان گرفته لکد و پنجه می زد۔
و بیچ علاقہ و محبت نسبت با شاخصی کہ با و خدمت می نمودند پیدا
نمی نمود۔ و نسبت بہچ چیزے الفت نہ داشت۔ بیشتر حواس و حس
او باطل و غافل ماندہ بود۔ از گوش کرد از زبان لال بود لہذا
او را بمؤسسہ ہائے کہ بجهت تربیت اطفال کرد لال ترتیب
دادہ شدہ بود بردند۔

قبل از آنکہ شکل و طرز مساعی در بارہ او را ذکر نمایم منتہائے
آن کودک را بیان خواهیم نمود۔

بر حسب راپورتیکہ پایزد در خصوص این طفل میدہ می نویسد
برایکے حواس میں کودک آن قدر غافل و بیگار ماندہ۔ کہ بعضے از
جوانات الہیہ از او متحسس تر و باہوش تر بودند۔

سے میل۔ سے بیگار۔

سے تعلیم گاہ

سے پاتہ باندر۔

نگاہ پائش بے معنی و ہمیشہ نظرش را از چیزے بچیز دیگرے
می انداخت۔ صدائش بسیار خفہ و گرفته بود۔ بہتر و خوش تریں بود
بہتر و کہ یہ ترین را بچہ و در نظر او یکساں بود۔

ایں طفل نسبت باحتیاجات خود وقت و اعتنائی نداشت سایر
ملکاتش بسیار محدود بود۔ مثلاً درمی کہ بستہ بود نمی توانست
باز نماید و اگر خوراکش در جاکے بود کہ دستش با دہنی رسید
نمی توانست یک صندلی در زیر پاے خود گذاردہ آں را بردارد
مقصود خود را و توجہ باشارہ یا شدہ نمی نماید۔

و بدون هیچ سببے از حالت تزن و اندوہ زیادے کہ در او
نمایاں می شد مشغول خندہ و تہقہ دار می شد۔ و در اسے بیچ گوئہ
حیات اخلاقیہ بنود۔ فقط اگر سنگی را می توانست فرق و تمیز بدہ۔
تمام خوش حالی و سرورش بود کہ ذائقہ اش مشغول فحاشیت می شد۔
جز چند فکر پرانگندہ دیگر و در اسے افکار سلسلے بنود کہ بتواند
رفع احتیاجات خود را بنماید۔ و در اسے یک زندگانی حیوانی صرفے بود۔

۱۔ تہ تہ۔

۲۔ اگرچہ۔

۳۔ کام کرنے میں۔

زقبیل اپنی گماں می کرد کہ ممکن نیست این کودک را تربیت
نمود و فن در مقابل تربیت این جوان عاجز است ۔

میسوریتا را امید قطعی داشت کہ ممکن است این طفل را تربیت
نمودہ و می گفت : براینکہ این طفل را از خروسی در جنگل گذارده
اند ۔ و مدت زیاد می یکہ و تنہا مانده است ۔ در وقتے کہ او را
بپاریس نقل نمودند را راے یک زندگانی بسیار پستی پیش
بنود ۔ و چیزائے را کہ گروہ مردم دوست داشتہ استعمال می نمودند
از قبیل لباسا ، نوشتن در خانہ با و خوردن خوراکیا و بیج
دوست نہ داشت ۔ نسبت بہ تمام این احتیاجات و تمایلاتے
کہ ما داریم اولاقید صرف بود ۔ حرص زیاد می بدون داشت ۔
گاہے با سخت ترین مراقبتے کہ دوبارہ او می شد فرار می نمود ۔
چون او را کشف پوشانیدہ بودند قدرے آہستہ تر از اول ولے
بیک شکل مخصوصی راہ می رفت و قدمہایش مساوی با ہم بنود ۔

و ہرچہ کہ بدستش میرسید فوراً آن را می بوئید و میجوئید ،
احتمال کلی دارد کہ در این مدت گیساہ خواہ بودہ است ، اور
یکے از روز با یک مرغ مرده را باو دادند ۔ فوراً پرہای

اں راکند و وشکش را با ناخناے خویش دریده و اں را
بوئید و سپس دور انداخت .

در جاہای مختلف بدنش بیت وسه زخم یافتہ می شد کہ
از مشاہدہ اں معلوم می شود ممکن نیست انسان را سبأ حیوانات
مقابلہ نماید .

نخستین روز ہاے کہ کودکان را در جمعیت بشری آوردند جز
بلوط و سیب زریخی و بلوط جنگلی چیز دیگرے نمی خورد . داراے
یہج صد اے نبود . و وقت خواب میل نہ داشت کہ درخت خواب
بخواہد . و وقتے کہ او را دستگیر نمودند سخت و غمگین بود .

در این دوازده سال کہ عمر نموده بود ہفت سانش را بدین
شکل بر سر کوبہا میگذرانید . چنین گماں می رفت کہ در چہار
پنج سالگی این طفل را در جنگل گذارند . و نظر بہلاست
کار دے کہ در گردن او پانت می شد . گویا او را در جنگل آورده
و بعد از اینکہ سرش را بر پند بگمان اینکہ دیو بخواید مرد او را
گذاشتہ و رفتہ اند . دے بہر شکے کہ ہست اں زخم خوب شدہ
و خداوند زندگانی تازہ بآں طفل می بخشد .

تربیت و چند کلمہ حرفی کہ تا آن وقت نیز یاد گرفته بود است بواسطہ
ماندن در جنگل بجای از یادش میرود۔

فصل اول

عادات او بزندگانی اجتماعی

این کودک خیلے حریص بزندگانی در انزو ا بود۔ باستثنای
وقتیکہ گرسہ می شد باقی اوقات را در یک کنج باغچہ می ننید۔ یا
این کہ در زادیمہ بای خانہ پنہاں میشد۔ وظیفہ مربیان نسبت
باں کودک این بود کہ ہمیشہ مراعات او را می نمودند مادام کہین کہ
تربیت این کودک را با واکند آرمودہ بودند مانند یک مادر مہرباں میگوشتید۔
علاوہ براین کہ ضدیت با عادات و اخلاق او نہ داشت ہمراہی
نیز می نمود۔ این کودک مانند وحشیہاے مالک گرم شیشہ چہرہ
را فقط میدانست : خوابیدن۔ خوردن۔ غافل ماندن۔ در
دشت و صحرا دویدن۔ چیزے کہ این کودک را مسرور می نمود

سہ سپرد کرنا۔
سہ گرم ملک۔

ایں بود۔ ہمراہی بادے در آفتاب۔ خوابیدن۔ و زیاد خوردن۔
 و همچنین اگر رفاقت با او می نمودند در دیدن در ہواے دور
 بین اینکہ در دشتا مید وید اگر ناگہاں ہوا تغیرے می نمود خیلے
 خوش حال و مسرور میگرددید۔

ہنگامے کہ ایں کودک در اطاق خود بود اگر مقتضی می نمودند
 میدیدند کہ بایک حرکت یک لٹق کسات آوری ہمیشہ تکان
 میخورد و چشم ہایش را بہ پنجرہ میدوخت و بایک نظر باسمان نگاہ میکرد۔
 و اگر در ایں بین یک تند بادے میوزید یا آفتابے کہ در ابر ہا
 پنهان بود یک مرتبہ آشکار می شد و نور درخشان او یک مرتبہ زمین
 میرسید کودک بایک تہقہ می خندید۔

دستہاے خود را بر چشمہایش میگذاارد و دند انہاے خود را بی فشرود
 و یک وضعیت موشی بہجت حاضرین تشکیل میداد۔

یک روز صبح کہ برف می بارید و کودک هنوز خوابیدہ بود بلکہ
 بیدار شدہ فریاد ہائیکہ علامت ذوق و خوش حالی او بود زود و قتیکہ
 از رخت خواب بیرون آمد ابتدا رو بہ پنجرہ سپس رو بہ در و دید و بایک
 بے صبری تمام رو بہ پنجرہ آمد و شد۔ نمودہ میدوید۔ روے بر فسامی غلطیہ
 و بار ستایش برف ہارا می کند۔ ہمیشہ ہنگام برف باریدن کہ یکے

از حادثہ ہائے طبیعت است این قسم حیاتش بچش نیامدہ بلکہ گاہے
 در این قسم حادثہ با ساکن و متاثر دیک وضعیت مایخو لیا داری بخود
 می گرفت۔ ہنگامے کہ ہر کس از شدت سردی ہوا از باغچہ فراری نمود
 او داخل باغچہ شدہ بالاخرہ در کنار حوض می نشست۔ و چشمش را
 بخوض دوختہ بر گہائے خشک در آب میریخت۔ مرہبہ اش
 ساعت ہائے درازے بحزن صورت و خیالات مایخو لیائی او
 می نگریست۔ بیشتر شب ہائے مہتاب بر خاستہ و نزدیک پنجرہ اطاق
 میامد و مہتاب را تماشا می نمود۔ نظر بر اورت مامور مخصوص شب او
 این کو دک مقدارے از شب را بر پا استادہ گاہے گردن کشیدہ
 چشم ہایش را بصحرائی کہ بواسطہ مہتاب روشن دوختہ و بیک
 حالت مہوئی می گذرانید۔

سکونت و بے حرکتی خود را بایک فاصلہ ہائے تکرار نمودہ بالاخرہ
 یک فضاہے درازے کشیدہ صدائے آہ کہ علامت شکایت و
 تحسرا و باشد با اہنہا ہمراہ می شد۔

ابتدائے کو دک راہ رفتن را اندانتہ میدوید۔ و در اول بحجت
 اینکہ یک مرتبہ از این عادت کوچک جلو گیری نکرد۔ مرہبہ ہنگامیکہ
 او را بگردش می برود مجبور بود کہ در خیابانہائے پاریس از عقب

اوبدود و او را از رویدن کہ عادت سابق اوبود منع نماید تا
بتدریج براہ رفتن عادتش درآید۔

فصل دوم

بیدار نمودن احساسات اوبہ چیزهای بسیار محکم

بعضی از علمائے فیزیولوژی چنین اوعامی نمایند کہ حواس انسان
نسبت بزیادی تمدن تیز و حواس تر میگردد۔ و احوال این کودک
این مدارات ثابت می نماید، ہر چند ضعف حواس کودک را اجمالاً
ذکر نموده ایم وے اینک قہوے بیشتر شرح میدہیم۔ این کودک
در سردترین اوقات یکتای پیراہن بر برہما غلط می زند و از گرما
متاثر نمی شد۔ ہر گاہ آتش از منقل می افتاد بدون عجلہ بانگشت
گرفته آنرا بجای خود میگذاشت۔ در مطبخ آشپزخانہ در آب گرم دیگ
دست دراز نموده سیب زمینہا را در آورد۔

مربہ میگویند سوراخہای دماغ او را پر از خاکہ توکون نموده وے

سہ نوشتہ تھا۔

سہ فرمایا بوجی۔

سہ تہا کہ۔

و کچھ ہی بچ غلطہ نمود۔ انہیں تکیہ معلوم می شود کہ مناسبہ بین شامہ و
 جہاز تنفس و باصرہ او موجود نبودہ در حالیکہ در اشخاص متون ہر گاہ
 شامہ با جہاز تنفس از بوی تند می متاثر شود غلطہ و اشک ہا سے
 چشم جاری میگردد۔ اشک چشم این کو رنگ نہ از حزن و نہ از خوشحالی
 جاری نمی شد۔ و قلیکہ اور از زندگی کافی وحشی بزندگانی اجتماعی و در آوردند
 با وجود انیکہ خیلہ اذیت و سختی کشیدہ بود بیچ در چشمہایش دیدہ
 نمی شد۔

ضیف ترین حواس در او سامعہ بود۔ با وجود برای صد اسے
 بر ہم نوردن گرد و و صدای چہیسے برا کہ دوست میداشت می شنید
 و نگاہ می کرد۔ و سے در مقابل بلند ترین و شدید ترین ہممہ و صدای
 تفنگ وغیرہ سبے علاقہ و بیخ می آمد۔ در یکے از روز با طلا پکتہ ہر
 بیچ گوش او در نمود۔ در واقعہ اولی مثل این بود کہ تدر سے می ترسید
 و سے در مرتبہ دوم چہیں قدر تند کہ سرش را بر گر و اتیدہ نگاہ نمود۔
 مرہیہ می گوید در فکر بوزم کہ حواس دین کو رنگ و انتقبہ و حساس لازم
 لمقت شد م کہ حرارت و استخوانی است بچہت رسیدن بایں
 مقصود۔ زیرا کہ علما سے نیز بوزم می بیند بہ تری حساسیت

جلدی اتوارم جنوب پر شمالیہا حرارت است لذا ہر روزہ کو دک را در
آب بسیار گرمی استحمام می نمودم و سرادر را نیز با چنیں آب گرمی
می شستم۔ پس از چندے کو دک قبل از آنکہ داخل آب حمام شود
بنا گذار و تمحص و جستجوے از گرمی آب حمام نماید۔ ہر گاہ آب حمام
متدل بود داخل می شد و اگر زیاد گرم بود داخل نمی شد۔

و انہیں بعد فائدہ رختہاے کہ ہمیشہ بزور باومی پوشانیدہ نمید۔
بایستی یک قدم دیگرے پیش رفت و در داشت بر اینکہ لباسش
را خودش بپوشد۔ لذا ہر روزے کہ بر می خاست او را در معرض
سرمای گذاروم۔

آن وقت رختہاے خود را جستجو می نمود۔ بہیں و تیرہ پس از
چهار پنج روزہ جامہ پوشیدن را آموخت۔ و بر خاستن بحت دفع
ماحت را نیز بایں طریق کہ چند مرتبہ رخت خواب او را تمیز نموده
بلکہ سجااست کثافت و مرطوبی خود باقی می گذاردم بوسے آموختم۔ دیگر
آنکہ قبل از نہ و خوش در حمام اطراف عمود فقری او را از بالا پائیں

سہ ہلالی تھی۔

سہ جگہ۔

سہ ریڑھ کی ہڈی۔

ماش میدادم۔ وگا ہے اطراف ناف اور اقلک میدادم خیلے از
 این حرکت خوشش میاید۔

این تحریک ہاے مختلفہ روح اور انیز تحریک می نمود۔ در
 آن وقت روح او از دو چیز بہجان می آید۔ یکے حظ و ذوق و
 دیگرے حدت و غضب۔ مرہیہ میگوید گاہے اور اعصابی می نمود۔
 و تنیکہ عصبانی می شد ذہن او منبسط شد۔ و تثبیت بہ بعضے کار ہائے
 عاقلانہ می نمود۔ یک مرتبہ مرہیہ اصرار نمود براینکہ در یک حمام سردے
 داخل شود۔ او نمی خواست داخل شود۔ مرہیہ بیشتر اصرار نمود ناگاہ او
 نیز مرہیہ را برداشتہ در آب انداخت۔

وے مرہیہ بیشتر این پیچارہ را مسرور و خوشحال می نمود۔ و این کار
 آسانے بود۔ مثلاً بواسطہ یک آئینہ نور آفتاب را در اطاق او افگندہ از طرفی
 بطرف دیگر نور را حرکت میداد۔ یا اینکہ ہنگامیکہ در حمام بود بواسطہ
 یک گیل اس آب را از یک مقدار بلندی بردست او قطرہ قطرہ
 می چکاند۔ و یا این کہ در حمام در یک گیل اس چوبی یک مقدار شیر
 ریختہ باد میداد۔ باین شکل کودک معصوم را خیلے خوشحال و خرم می کرد۔
 این محرک ہای مادی و معنوی بود مرہیہ می گوید باین شکل بعد
 از سہ ماہ دیدم کہ تمام حواس کودک آگاہ و متنبہ گردیدہ۔ لامسہ اش

بین اجسام سرد و گرم و متغیے را فرق میگذارد۔ مثلاً اگر کبریت
آتش میزد۔ قبل از آنکہ شعله اش با خرچوب کبریت برسد
آن را می انداخت۔ اگر باد اشاره می شد برای آن کہ یک جسم
سبک یا سنگینی را بردارد۔ کاہے بادش چگونگی آن را جستجو می نمود
سپس با سنگی دستش را در جیب کتش داخل می نمود۔

شامہ: شامہ این کودک نیز حس می نمود۔ یک بوی کمی تند او را
باعطس می انداخت۔ در اول مرتبہ کہ عطسه نمود خیلے ترسیده یک
مرتبہ خورد و در رخت خواب خود انداخت۔

ذائقہ: حساسیت ذائقہ اش بیشتر گردیده بود۔ در ابتدا سہ کہ
داخل پاریس شدہ بود خیلے چیز اسے بد را در ہم مخلوط نموده
می خورد۔ ولے در او اگر یک چیز خارجی در ظرف خوراک او
می افتاد آن را دور می افکند۔

فصل سوم

توسیع دائرہ افکار و سہ

مرتبہ می گوید بہت تربیت فکری سہ بیشتر تضاد و مشکلات

سہ دیاستانی کی کوزی

سہ دیاستانی۔

منوم۔ اسباب بازی ہاے بچہ ہادر نزدیکی قیمت و قدرے
نداشت۔ گاہے چندیں ساعت کوشیدہ وے فائدہ نہی گرفتہ
بلکہ گاہے کہ فرصت بدست کودکی اقتاد بازیچہ ہا را اپنہاں
نمودہ یا انیکہ می شکست۔

یک روز سے اصرار نمودم بر انیکہ بایک عروٹیکے بازی نماید
کودک اس را شکستہ و رہا بقا افگندہ و در مقابل اس ایستادہ بیخندید۔

باوجود این ممکن شد کہ با چیز ہاے خوراکی اور ابازی وادارم۔
مثلاً در میان چندیں فنجان و زیریکے ازاں بایک قسم اچلی گذاردم۔
سپس فنجان ہا را بترتیب برداشتہ تا در زیر فنجان اخیر خوراکے
نمودار شدہ۔ و این عمل را ایک مرتبہ دیگر نیز تکرار نمودہ سپس باد
اشارہ کردم کہ خود برداردہ فوراً فنجانے کہ در زیر اناں خوراکے بود
برداشتہ۔ این اولین وقت او بودہ۔ مرتبہ دیگر بازی را قدرے
معلق تر نمودم۔ و فنجانے کہ در زیر اناں خوراکے بود میاں سایر فنجانہا
مخاطب نمودم۔ و جلو و عقب بردم۔ خوراکے را یافتہ و خورد۔ بہت کار و
ممارست در این عمل قابلیت این کہ تواند نظرش را در یک چیز سے
بتثبیت نماید تربیت نمودم۔ سپس بجایے این خوراکے خوراکے ہاے

لے گرایا۔

دیگرے گزاردہ آن را نیز یافتہ و خورد۔

گماں می نمودم کہ در شیرینی ہائیز موفقی می شوم و بے موفقی
نشدم۔ و بجهت این کہ خوراکے ہاے بدراد دست میداشت ہنگامے
کہ گرسنہ و تشنہ می شد۔ بامید این کہ اورا بچیز ہاے تازہ عادت
دہم مشروہاے قوی و خوراک ہاے کہ دارای اوویہ بودند بار
میدادم۔ و بے اگر از گرسنگی می مرو این قسم خوراکے ہارا نمی خورد۔
گاہ گاہے اورا بجهت خوراک بشر می بردم۔ روزے ہنگامے کہ
می خواستم بجهت خوراک بشر برویم قبل از اینکہ از خانہ خارج بشویم
یک ظرف پر از عدس از خانہ دزدید۔ بجهت این کہ می دانست
در شہر عدس نمی پابد۔ البتہ این یک شمار ذکاوت ہوش بود۔ لہذا خیلے
از این حرکتش خوش وقت شدم۔

چنین مرتبہ عصر باورماٹے کہ کلاہم را بر سر گذاردہ وارد اطاعتش
می شدم اورا برگردش می بردم۔ بعد از چندے فہید کہ این علامت
گردش است۔ لہذا ہمیکہ مرا باین شکل می دید با کمال عجب و ہاساے
خودش را می پوشید و دنبال من می افتاد۔ البتہ این علامت
یک ہوش زیادے نیست۔ بجهت این کہ سگ نیز می تواند این

مقدار را بھندہ باوجود این تفاوت زیادے در مہوض فضل حاصل
شدہ بودہ۔ بیچارہ وقتے بیماریں آمدہ بود از حیث زکام و دہریش
از حیوانات الہی ہم پست تر بود۔

وقتے کہ بازار می رفتیم باید چہار نفس با او بدوم۔ اگر می خواستیم
آہستہ بامن راہ برو و بایستی خیلے شدت نشان دادہ سیر ہاشم۔
باین واسطہ مجبور بودیم با در شکہ او را برگردش بہرم۔ او گردش
را خیلے دوست داشت و گردش یک احتیاجے بھجت او شدہ
بود۔ و اگر گاہے قدرے دیر می رفتیم محزون و متاثر می شدہ۔

بیشتر وقت ممنون و خرسند شدن و بے ہنگام بیرون رفتن
ببحر او دشت بودہ۔ یک روز سے او را در خانہ دہانی کہ در بین
درہ واقع شدہ بود بدوم۔ وہیں کہ جنگلہا و تپہ ہار ادر این جا وید
پشمالیش خیرہ شدہ مانند شمع می درخشید۔ در بین رفتن از یک
در کارائی بطرف در دیگر می رفت و خود را آویزان نمودہ بیرون را
تماشا می نمود۔ اگر گاہے اسب ہا آہستہ راہ رفتہ تا می ایستادند
علامت دلنشگی را اظہار می شدہ۔ تقریباً ہفت ہشت روز در

خانہ میں رہا تاں ہمیشہ کو دک آرزوی فرامی نمود۔ در معنی
مثل اسیرے بود کہ ہمیشہ زہنش مشغول فرام بود۔ از این جست
وقت درستی بخت خوراک خوردن نہ داشت۔ اگر پھر بازی ماند
نمود را بیاغچی انداخت۔ و اگر پھر با بستہ بود از میان بچہ نگاہ آکے
خفاکی بگوہا می نمود۔

لذا بعد از این قرار دادیم کہ کودک را باین قبیل بابا بزم می
رہخت این کہ تماماً محروم نشود اورا بیاغچی ہاسے کہ اطراف شہر
می باشد گردش می بردیم۔ مادام کہ (رن) کہ امور خدمت اور بود
گاہے اورا بیاغچی او گھنہ کرغ و ہر روزہ ہا غچہ رصد خانہ می برد۔
یک (الو می) نامی ہر روزہ باد شیر می داد۔ نذرانہ رفتہ باین
عادت ہاسے کہ موافق طبع او بود آموختہ گردید۔ و از این بخت
یک حس محبت حقیقی و مربوط عیلتی نسبت بر بیہ خود پیدا نمود و ایں
مربوطیت بدرجہ رسیدہ بود کہ گاہے انسان را متأثر می نمود۔

مثلاً بسختی از مر بیہ خود جدا می شد و هنگام ملاقات نیلے مسرور
خرسند می شد۔ یک روز سے چوں در دنیا باں مر بیہ خود را توانست بینید
یک ہند از زیاد سے گریہ نمودہ اشک ریخت۔ و بعد از چند ساعت بنائی شکستہ

را گذارد. محبتش نسبت بمن باین درجه نبود بجهت این که خوبی های
 مادام را حس می نمود. البته خوبی های مرا که تاثیراتش نداشت
 حس و تقدیر نمی نموده. و اگر شب ها هنگام خوابیدنش با طاق او
 داخل می شدم اول کارش این بود که خود را در معرض بوسه من قرار
 دهد. و باز دیم را می گرفت و در رخت خواب برده می نشانیدم.
 سپس دستم را گرفته بر دیده ها و پشیمانی خود می گه ارد. و مدت درازی
 بهمین طور می ماند. گاهی خندیده بر میخاست و در مقابل من می نشست
 زانوهایم را لولوازش نموده (دست می مالید) و سخت مالتش می داد
 گاهی نیز زانوهایم را می پرسید.

فصل چهارم

سخن آموختن می

کودک فقط چیزهای که با او علقه داشت می شنید. گوش او
 فقط بشنیدن صدای حیوانات و صدای برهم خوردن میوه ها
 عادت نموده بود. با وجود این هرگاه دو نفر در پشت اطاق او
 با صدای بلند حرف میزدند می فهمید که در اطاقش بانداست. و

بادستش حکم بدرتکیہ می داد تا باز نشود۔ یک روزے در آتش پز
خانہ بود۔ عقب سراد حرف میزدند طفل نسبت باں تماماً لایق بود۔
در این بین یک شخص ثالثی آمد و اشتراک در حرف نمود این
شخص ثالث در بین کلامش کلمہ (اوہ) را بزبان آورد کہ طفل
یک مرتبہ رو بعقب خودش برگشت۔ مادوبارہ لفظ (اوہ) را تکرار
نمودیم بچہ بعقب خود متوجہ شدہ نگاہ کردہ۔

بعد حروف ندا و صد او را را دوبارہ تکرار نموده در تمام اینها
کو دک برگشتہ نگاہ نمود۔

لذا یک اسمی کہ وار اسے حروف (اوہ) باشد یاد گذار دیم۔ و
ہمینکہ اورا باین اسم می نامیدیم۔ سرش را برگردانیدہ نگاہ نموده بیا
این کہ می دود۔ و کلمہ (من) را نیز بجهت این کہ وار اسے حرف (اوہ)
بود توانست بلفظ۔

این کلماتے را کہ گمان می کردند سامعہ کو دک و کیو رمی شنیدہ
نمی توانست تکلم نماید۔ درحالیکہ در ہما ز اعضا تکلیف نقصانے
یافت نمی شد۔ انہ این تجربہ این طور نتیجہ بدست آوردہ۔ تا ما را
نمائیم اعضائے ما ایفاے وظیفہ نمی نمایند و حواس ما بکار نخواہند افتاد۔

سہ جنگ ہم مشق نہ کرتے رہیں۔

بہت انیکہ توانیم واداریم چند کلمہ تکلم ناید مجبور شدیم کہ ہیجہ
ماہ واداریم عارست ناید۔ و تکرارے کہ بہت آموختن اول لازم بود
از بچہ ہائے ستھارنے خیلے بیشتر بود۔

از جائیکہ بچہ غیر از یک تقلید فطری چیز دیگرے را دارا
نیست و گزشت و گیتور نیز ابتدا کلمہ "اوہ" را درک کردہ شنید۔
لذا چنین فکر نمودم بر اینکہ ممکن است اول این کلمہ را تلفظ ناید۔
بنگامے کہ بسیار تشنہ می شد یک گیلان آب گرفته نزدیکش
می بردم و فریادمی کردم (او۔ اب۔) کودک می لرزید و میخواست
تلفظ ناید۔ و لے نمی توانست و بش از این اصرار را مخالف انسانیت
دانستہ آن را بادمیدادم۔ و عارست را تغییر دادم۔ شروع
تکرار کلمہ (لیت۔ شیر) نمودم۔ بعد از این کہ چار روزہ کوشیدم
موفق شدم کہ براسے اولین مرتبہ تواند این کلمہ را تلفظ ناید۔ البتہ
من خیلے ممنون و مسرور گردیدم۔

ہر روز وقتے از خانہ خارج می شد ظرف چوبی خود را کہ ہمیشہ
در آن شیر می خورد ہمراہ خود بیرون آورد و بیج فراموش نمی
نمود۔ جہن کہ بیاغچہ رصہ خانہ می رسید کہ ہر روزہ در آن شیر
می خورد) یک روز ظرف چوبی خود را شکست۔ بعد از آن اول

مرتبہ بود کہ ظرف چینی استعمال نمود۔ یک کاری دستی بجهت
گرفتن۔ می رفت در آن می نشست و می خواست دیگرے او
را راه برد۔ اگر این آرزوے او را رد می نمودند پائیں آمدہ و
خودش کاری را می کشید۔ ان وقت دوبارہ در آن زفتہ می نشست
چنگالے کہ بر اے خوراک بشهر می رنم بجهت اینکه از خوراکے
کہ دوست دارد بخورد ظرفش را بشخصے کہ خوراک می آورد و راز
می نمود۔ و اگر اچیتے با و داده نمی شد ظرفش را نزد آن خوراکے
کہ دوست داشت می گذارد۔ و اگر دوبارہ اعتنائی با و نمی شد۔
چنگال را گرفتہ دوسہ مرتبہ بطرف می زد۔

اگر باز اعتنائی با و نمی شد با تاشق یا با دستش خوراک را در
ظرف خود خالی می نمود۔ و در این بین احوال روحیہ او دلنگی و
آرزو ہائش "در صورتش نمایاں بود۔

مہمان ہاے کہ می خواستند این کودک را زیارت نمایند خیلے بودند
و مکتور ہیں کہ ان ایشاں دلتنگ می شد دست کشے با و عصا ایشاں را
بدست شاں داده و دست ایشاں را گرفتہ آہستہ ایشاں را رو
بدرب خانہ می برد۔ وے بیچ گو نہ تختیرے اراد ظاہر نمی شد۔

ہنگامے کہ می خواست بفہاند کوزہ اش خالی است گیلان را
گرفته بکوزہ می زد۔ گیلان را نیز واژدہ می گرفت۔

حیالش

یک وقتے قرار نموده بود در وہات از طرف انبیہ بعنوان
اراذل و او با شے گرفته شد بقدر پانزدہ روز او را جس
نمودہ بیار پس نقلش نمودند۔ مادام کہ رین "ہمینکہ بخت نجات
او با دارہ کمیسا ریا (پلیس) رفتہ بود ہیں کہ چشم کودک
بمادام می افتد از خوش مالیش عیش می کند۔ و از حال میرود
بعد مادام او را مالش داده ہوشش می آورود۔ و ہمینکہ
چشش بمادام می افتد بنائے خوش حالی و ذوق نمودن را
میگذارد و دوبارہ بمنزل می آید۔

ہیں کہ من از او دلتنگ می شدم با طاق او داخل شدہ
باکمال شدت بان خود حرف می زدم۔ او در رخت خواب خود
داخل شدہ گریہ می نمود۔ وے ہمینکہ می خواستم باو بفہانم کہ
تو را بخشدیم رفتہ بر بالین او می نشستم۔ و بعد از این دستش را
دراز کردہ دست میداد۔

شوہر مادام (کہ رین) ناخوش بود کودک ظرف بای خود را کہ

اور انیز در سفرہ می گذارد۔ تا این کہ مریض وفات کرد۔ کودک
 باز در آن روز ظرت ہائے خوراک شوہر مادام را در سفرہ
 گذارد۔ مادام چون بباد شوہرش اقتاد بنائے گریہ را گذارد۔
 کودک گمان کرد کہ یک کار خطائے نمودہ دیا این کہ مردن شوہر
 مادام را فہیدہ با کمال ناز ظرت ہا را برداشت و دیگر بیچ در
 سفرہ نگذارد۔

تاریخ ایران

طغرل سلجوقی

چنانکه گفته شد ترکان سلجوقی با اجازه سلطان محمد و غزنوی بخراسان آمدند. و کم کم شهرهای خراسان را مسخر کردند. و مسعود غزنوی را شکست دادند. و صاحب اختیار ایران شدند.

طغرل بیگ رئیس سلجوقیان در ششمین پادشاهی نشست. و سلسله سلجوقیه را که متجاوز از ۵۰ سال بر تمام ایران حکمرانی کردند تأسیس نمود.

پیش از این سلسله ولایات ایران میان سلاطین سامانی و

سله بنیاد داری.

غزنوی و آل بویه وغیرہ تقسیم شدہ بود۔ طغرل تمام ایران را تحت
 یک سلطنت در آورد و روئے بغداد نهاد۔ شہر بار فاتح سلجوقی
 باوجود کمال قدرت و شوکتی کہ داشت بیاس احترام خلیفہ شرط
 ادب بجای آورد۔ باسنان لشکر پیادہ و سبے سلاح بحضور رفت
 و بخاک افتاد و زمین خدمت بوسہ داد۔ خلیفہ برسم عباسیان جامہ
 سیاہ پوشیدہ بر تختہ زرین نشستہ و عصای مہدوب بہ پیشبر صلی اللہ علیہ وسلم
 را در دست گرفتہ بود۔ طغرل را از زمین برداشت و در کنار خود
 بر تختہ زر نگار جای داد۔ پس از آن فرمانی خواندند کہ طغرل بیگ
 را پادشاہ مسلمین معرفی میکرد۔ و بعلامت سلطنت او بر ہفت اقلیم
 ہفت خلعت و ہفت غلام باو بخشیدند۔ و دوشیز بر کمرش بستند۔
 یعنی فرمانروائی شرق و غرب عالم تراست۔

طغرل از مردان نامدار آسیا است۔ قوم خود را از چپانی پادشاہی
 آسیای غربی رسانید و دوتہ نیز بنیاد تاسیس کرد۔ پس از ۲۴
 سال سلطنت در ۵۵۵ وفات یافت۔

شہ ہمداران۔

کے ایشیا۔

۲۵ طاقت در۔

وزیرش عمید الملک کندری از در راے نامی و نویسندگان
نبردست بشمار می رود۔ بفرمان او دیوان ہاد و نثر ہارا اند
عربی بفارسی نقل کردند۔

الب ارسلان

برادر زادہ طفل کہ الب ارسلان نام داشت پس از او
پادشاہی رسید۔ و خواجہ نظام الملک را کہ از مردان نامدار ایران
است وزارت خویش داد۔ در زمان این پادشاہ دو وزیر مملکت
سلاجقہ از سمت مشرق و مغرب دست یافت و کشور آبادان گشت۔
از وقایع زمان الب ارسلان جنگ بارو میان است۔ گویند
ہنگام عرض لشکر کہ نام سپاہیاں را بر اے جنگ روم می نوشتند
مردے کوتاہ و لاغر در میان سپاہ بود۔ نویسنده بچشم خارت در او
نظر کرد۔ خواست اسم او را بنویسد۔ الب ارسلان گفت بنویس
شاید ہمین مرد قیصر را سیر کند۔ قضا را در روز جنگ ہاں مرد
قیصر روم را گرفته لشکر گاہ ایران آورد۔ الب ارسلان جو انہر
کرد و قیصر از ہمار داد۔ بلکہ خود باز گردانید۔
الب ارسلان پس از جنگ روم میان ہما در انہر لشکر کشید۔

در کنار رود چچون یوسف نامی را کہ مستحفظ قلعہ بود پیش خواند۔ و
 از او احوال می پرسید۔ یوسف جواب مائی در پشت داد۔ شاہ
 بر آشت و فرمود تا او را سیاحت کنند۔ آن مرد کار در بر کشید و
 بطرف سلطان و وید۔ شکریاں خواستند وے را باز دارند۔
 الب اسلان کہ بتیر اندازی خود اطمینان داشت میل کرد خود او
 را بکشد۔ بانگ بر زد کہ بگذارید باید۔ پس سه تیر پیاپی یوسف
 انداخت۔ تیرا بجز رفت۔ یوسف رسید و الب اسلان را در
 بین جوانی و قدرت کامرانی بضر کارد از پای در آورد (سال ۴۶۵)

ملک شاہ

جلال الدین ملک شاد پسر الب اسلان چون پادشاہی
 رسید باعم خود قادر د کہ مدعی سلطنت بود مصاف داد و او را
 دستگیر و ہلاک کرد۔

مدت بیست سال کہ ملک شاہ بر تخت شاہی و خواجہ نظام الملک

سہ نگران۔ محافظ۔

سہ سزادیں۔

سہ جنگ کی۔

برسند وزارت جاسے داشتند بہادر دولت سلجوقیان بود بہم قلمرو
آمان وسعت یافت و ہم مردم آسودہ و عمرہ بودند۔ از حسن تدبیر
ایں وزیر بزرگ ایران چنان اسن شد کہ در سرتاسر مملکت سکے
یار اسے رہنرئی نہ داشت۔

گویند ملاحان رود جہول از خواجہ نظام الملک مزدخواستند
او حوالہ بانظاکیہ شام نوشت۔ ملاحان شکایت ہلک شاہ بردند کہ
ما این مسافت را چگونہ طے کنیم و خود را بشام رسانیم۔ سلطانان
از خواجہ سبب پرسید۔ گفت قصد م این است پس از ما بدانکہ
وسعت مملکت بچہ اندازہ و حکم پادشاہ از کچاناکجا رواں بود و است۔

ملک شاہ کمتر در جاسے قرار می گرفت۔ بہارہ در مملکت گردش
می کردہ و در راہ ہاپن و کاروانسرا و آبسے انبار می ساخت و رعیت
را از عدل خود شاد کام میداشت۔ امیر معزی ملک اشعراے او گویند
ماوت اور روز و شب گرد جان گردیدن است

آفتاب است او کہ از گشتن نیا سایہ ہی
دولت سلجوقی از لیاقت سلطان و تدبیر وزیر بجاست رسید کہ
در تارخ ایران کمتر نظیر دارد۔ لکن ملک شاہ در آخر کار نظام الملک

را معزول کرد۔ و آن مرد بزرگوار گفت گماں دارد کہ بے من
سلطنت تو پایدار بماند تاج شاہی تو دستار وزارت من بہم بستہ
است اگر این بیفتد آن نیز خواهد افتاد۔ چندے نگذشت کہ خواجہ
بدست کیے از اسمعیلیاں کشتہ شد۔ و چنانکہ گفتہ بود ملک شاہ پس
از اسے جہاں را وداع گفت (سال ۴۸۵)

ایں پادشاہ در ترویج علوم و فنون سعی بلین داشت بفرمان او
حکیم عمر خیام نیشابوری کہ از شعراء و علمای بزرگ ایران است۔
نقص التوہم را رفع و تارکی بنام او وضع کرد تا رنج جلالی گویند۔

سلطان سنج

پس از وفات ملک شاہ بین فرزندان او اتفاق افتاد۔ بدست
سیزده سال پسران ملک شاہ پے در پے بسلطنت نشستند۔
آخرین آنہا کہ سنج نام داشت مخالفین را با باطاعت خویش در آورد
و باستقلال پادشاہی کرد۔ در این دورہ ہرج و مرج بعضی ایالات
دولت سلجوقی مستقل شدند۔ و ایران و آذربایجان و عراق حکام
سلطنت داشتند۔

مدعی سلطنت گشتند۔ از جملہ سلجوقیان آسیائی صغیر و وسطی تشکیل
دادند کہ تا ظہور عثمانیان دوام داشت۔ سلطان سنجر اگرچہ عظمت
دولت سلجوقی را بنیانہ عمد ملک شاہ توانست برساند۔ لیکن در مدت
پہل سال حکمرانی خود با مخالفان داخل و خارج ۱۹ جنگ نمود
شلوہ و عظمت سلجوقی را تا حدیست تجدید کرد۔

بہرام شاہ غزنوی ہر سال خراجے سلجوقیان می داد چوں قتل شد
کرد سنجر اور را مغلوب و مطیع ساخت۔

ایں پادشاہ توجہ کامل بترتیب و لوازش فضلا و شعراء داشت
در بارش از حیث اجتماع شعرا نظیر در گاہ سلطان محمود غزنوی بود
سنجر در سال ۵۳۵ از قراحتائیان کہ قومے ترک بودند شکست
یافت۔ و در آخر عمر بدست ترکان غز گرفتار شد۔ قوم وحشی غز در
خراسان خرابی با کردند۔ و قلعہ با انگیختند۔ گویند روز با سنجر را بر
تخت می نشانند و باسم او فرمان میدادند۔ و شب او را در تخت
آہنیں جس می کردند۔ بعد از ۵۳ سال اسیری سنجر موفق بفرار
شد ایشیا سے کوچ کیا

۵۳۵ قایم کی

۵۳۵ بہت کچھ

۵۳۵ حیلے کے ساتھ۔

شد و سال بعد در ۲۷ سالگی وفات کرد۔

بعد از این سلطان دولت سلجوقی بسیار ضعیف شد چند تن کہ
خوہر پادشاہ خواندند از سلطنت جز نامے نہ آشتند۔ امراء و اہلبکان
ملکت را تجزیہ کر دند۔ و ماقبت آخرین پادشاہ سلجوقی طغرل سوم در
جنگ کشتہ شد۔ و چراغ خاندان سلجوقی خاموش گردید (سال ۱۵۶۰)

حسن صباح

اسماعیلیہ جاسے ہستند کہ بعد از امام جعفر صادق علیہ السلام
پسر از اسمعیل را امام میداشتند۔ در زمان ملک شاہ سلجوقی مردے
جاہ طلب و زیرک و کار دان بنام حسن صباح مؤسس این مذہب
در ایران شد۔ پیروان او را فدائیاں یا غلامدہ می نامند۔ در شمار
سخت و کوداہے بلند قلائے ساختند۔ و خود پشہاں و آشکار با بازار
مردم پرداختند۔ و در سراسر ملکت قتلہ برانگیختند۔ از بزرگان و
مہاجران قدرت ہر کس با این طائفہ مخالفت می در زید چیزے
لے کرے کرے تقسیم کر یا۔

کہ باقی۔

بنی گذشت که کشته می شد. بسیار از علماء و بزرگان را کشتند. و جم خود را در دهنها جای دادند. حتی بعضی از پادشاهان سلجوقی را نیز زخم زدند. و تهدید کردند که دیگر مانع پیش رفت متعاصد آنها نباشند. از جمله بزرگان که به تیغ این طائفه هلاک شد خواج نظام الملک وزیر بود. چون سلجوقیان و خوارزم شاهیان از عهده دفع این قوم بر نیامدند کار آن گروه قوت گرفت.

بعد از حسن صباح هفت تن از اتباع او ریاست یافتند. بلاک و خاں منول اسپینی را از میان برداشت و شر آنهارا دفع کرد. در احوال حسن صباح گویند چون باموت قزوین که قلعه محکم بر فراز کوهی بلند بود رفت. بجای آن قلعه گفت من در اینجا مالک ملک نیستم. بقدریک پوست گاوزمین بن بفروش. که بر آن نماز و عبادت کنم. حاکم آن مقدمه ازین را از قلعه با دفرودخت حسن صباح پوست گاوسے را بقیه پاست باریک برید و بدور قلعه کشید. و گفت تمام این قلعه ملک من است. پس حاکم را از آنجا پیروان کرد و خود در آن محل محکم آسود ماند.

می نویسند که سلطان سنجر لشکر به دفع این طائفه کشید. شش در سرپرده نهفته بود. چون صبح چشم باز کرد و در کنار بستر سنجر بر زمین

فرو رفته و کاغذی بر دستان او بچینه دید. تعجب و شتاب آن
 مکتوب را برداشت و نظر کرد. نوشته بوده اسے شجره پر میسر اند
 دستے که این شجره را بزین سخت فرو برد است که در سینہ برم تو
 بهتری توانست فرو برد. لکن ما بجانب تو را رعایت کردیم.
 شجره را سان شد و خیال حمله با سعلیه را از سر بیرون نکرد
 و آنها را بکار خود گذاشت.

خوارزم شاهیان

علاسه از غلامان ملک شاه سلجوقی و نوشنگین نام بچکوست خوارزم
 رسید. در زمانه که دولت سلاجقه رو به ضعف نهاد اولاد نوشنگین
 دم از استقلال زدند. یکی از خوارزم شاهیان که علاءالدین نکش
 نام داشت با اتابک آذربایجان بهمدست شد. و با طغرل سوم
 آخرین پادشاه سلجوقی جنگ کرد. در این جنگ ابتدا طغرل فاتح
 شد و از غرور اسے که داشت دشمن را تحقیر و بیچاره شمرد و بشراب
 خورون مشغول شد. دشمنان خبر یافتند و دوباره به جنگ آمدند.
 پادشاه سلجوقی در حال مستی بر اسب نشست و در میدان شمر
 چند از شاهنامه برخواند و که در این بردش در آورد. اما شراب کار خود

را کرد۔ گزر از دست اور ہاشد و بپاے اسپش خورد۔ اسپ غلطید و
سوار بر زمین افتاد دشمنان ور رسیدند و او را کشتند۔ و بزرگ او
دولت سلجوقی منقرض گردید۔

دیگر از خوارزم شاہیان سلطان محمد است کہ بیشتر ولایات ایران
و افغانستان و قسمتی از ہندوستان را بتصرف آورد۔ لکن عہد او
مصادفت شد باجوم قوم خوخواں و لشکر قہار مغول کہ از طرف چین متصاعم
بر کستان و ایران حمله آوردند۔ سلطان محمد فرار کرد و خود را در سیکہ
از جزائر دریای خزر پناہ ساخت۔ و آنجا در سنہ ۶۱۷ وفات کرد
پسرش سلطان جلال الدین کہ از مردان دلیر بود با لشکر کم بر سپاہ
چنگیز خاں چہدین بار حملہ برد و غلبہ کرد۔ اما لشکر مغول عاقبت او را
شکست داد۔ و این جوان دلاور مجبور شد از شہرے شہرے بگریزد
تا اینکہ در کردستان ناپدید شد۔ و کہے نہ داشت کہ انجام کار او چگونه بود۔

اتابکان

پادشاہان سلجوقی را رسم چنین بود کہ امیرے از امرار را بہ تبر بیتی
اولاد خود گماشتہ و سے را تا بابک یعنی پدر بزرگ می نامیدند و بجاگرفت
سے ختم ہو گئی

ولایت نصب می کردند۔ در وقت ضعف دولتی سلجوقی اتابکان مستقل
شدند۔ دہریک برولاتی پادشاہی یافتند ہم ترین آنان اتابکان
آذربایجان و اتابکان فارس بودند۔

۱۔ اتابکان آذربایجان

مؤسس سلسلہ اتابکان آذربایجان غلامی است ایلدگز نام۔
بعد از او دو پسرش محمد جہاں پہلوان و قزل ارسلان بفرمان روانی
رسیدند۔ دوزہ حکمرانی آنها قریب ۶۷ سال بود۔ بشعار او و فضلا
مہربانی می کردند۔ ظہیر فاریابی و نظامی و خاقانی از شعراے بزرگ
ایران معاصر ایشان بودند۔

در احوال ایلدگز می نویسند کہ شخصے برده فروشی میکرد غلامی
فقیر و زشت و ضعیف داشت ایلدگز نام۔ کہ کے اور انہی خرید۔
قضا را تاجری نزد او آمد و چہل غلام از او خرید۔ فروشنده ایلدگز را
ہم تاجر بخشید۔ مرد بازرگان غلامان را بوزیر سلطان سعد و سلجوقی
عرضہ کرد۔ وزیر ہمہ غلامان را خرید و ایلدگز را رد نمود۔ ایلدگز بگریہ

افتاد و گفت اے وزیر این غلامان را همه بمیل خاطر خریدی مرا
 بهم بر اے خاطر خدا بجز گفتار او و وزیر مؤثر افتاد و او را خریداری
 کرد۔ چون این سخن بسلطان مسعود گفتند امر داد تا ایلد گز را
 تربیت کردند و سواری و تیر اندازی آموختند۔ کم کم چالاکي و سیاست
 لیاقت و هوش فطری او برآور کرد۔ و از امر او پادشاه شد و
 عاقبت کارش بکمرانی آذر بایجان کشید۔

۲۔ اتابکان فارس

این سلسله که حدود بیست سال که در فارس سلطنت کرده اند
 چون جدشان سلف نام داشت بسفریان معروفند۔ اتابکان سلفی
 مملکت فارس را از هجوم قوم وحشی مغول حفظ کردند۔ هدیه و تحفه
 بسیار با مرای مغول فرستادند۔ و خراج بعهده گرفتند۔ و باین تدبیر
 ولایت فارس از قتل و غارت رهایی یافت۔
 اتابکان فارس بار عایا بعدل و انصاف رفتار می کردند و بنا بر
 عالی در فارس ساختند۔

معروف ترین آنها اتابک سعد بن زنگی و پسرش ابوبکر است که

شیخ سعدی کتاب بوستان را بنام او تالیف کرده است۔

چنگیز خاں

چنگیز خاں کیے از روسا، طوایف وحشی و صحراگرد مغول بود۔
چوں ییافت و کاروانی داشت قبایل و عشایر مندوستان را بعضی
بزر ورجھے برضا مطیع کرده۔ چین و ترکستان را مسخر نمود۔ انگاہ بہانکت
ایران روی آورد شد۔ چوں در این وقت گردیدہ از تہار مغول را
در نوار زم گشتہ و متاع آناں را تصرف کردہ بودند۔ چنگیز این
واقعہ را بہانہ قرار داد و با لشکر ہزار ہا از زم روی آورد۔ سلطان
محمد را مغلوب و شہر ہای آباد و پر جمیت را با خاک یکسان کرد۔ و
مردم را از دم تیغ گذرانید۔ کیے از سپہان چنگیز خاں شہر ہای
خراسان را ویران ساخت۔ و زنیثا پور علم داد کہ آب بہار است بہشت
و جمیع اہل شہر را کشتند حتی سگ و گربہ را نیز زندہ نگذاشتند۔
لشکر مغول سراسر خاک ایران را بہ تصرف آوردند۔ ہر جا را آباد
دیدند ویران کردند۔ ہر کس را مقابل دیدند بخاک چاک آفکندند۔

گویند چنگیزخان بیکه از علماء گفت کاری را من کرده ام تا قیامت
 باز خواهم گفت - آن مرد دانشمند در جواب گفت - صحیح است
 اما تو کس را باقی نمی گذاری که خبر جهانگیری و قتل عام ترا
 بآیندگان برساند -

حکمه منول سخت ترین آفتی است که بر کشور ایران وارد شده
 جز قسمت جنوب که بندیر اتابکان فارس از آتش جهانوز محفوظ
 ماند - باقی ولایات ایران با خاک یکسان شد - و از آن تاریخ ادبیات
 علوم و بدایع آثار تمدن ایران رو بزدال نهاد -

گویند شخصی خراسانی از یک نفر بخارائی پرسید لشکر منول در
 ولایت شما چه کردند - جواب دادند

"آمدند و کشتند و سوختند و رفتند" لشکریان منول شغفت و
 رحم و خشکی و مال از جنگ را نمی دانستند - از کشتن باک نداشتند و
 روز و شب اگر در جنگ و تاختن بودند خسته نمی شدند - چنگیز خان
 پنج گاه نمی گذاشت لشکریانش به تن پروری و راحت جوئی عادت
 کنند - اگر جنگ پیش نمی آمد فرمان شکار میداد - سواران در اطراف
 دشت حلقه می زدند و کم کم دایره را تنگ می کردند - هر شکاری که در
 این میان بودند در تن بمرکز دایره می آید - آنگاه چنگیز و سران سپاه

بکشتن و گرفتن شکار می پرداختند. و از خون آن جانوران بگیاہ روی زمین را عل فایم می کردند.

ہلاکو خان و اولاد او

چنگیز ملکت پہناور خود را کہ عبارت بود از اکثر ممالک آسیا و قسے از اروپا میان سپرائش قسمت کرد یکے از آنها کہ اکناسے قآن نام داشت و سخاوت معروف است برویگر برادران ریاست یافت.

ہلاکو خان نوہ چنگیز خان مامور شد کہ بار دیگر بایران لشکر کشیدہ ہر جا را کہ باقی است مسخر کند. ہلاکو خان در سال ۶۵۳ ہیران آمد. بعد از قلع و قمع اسمعیلیہ و خراب کردن تہار ہاسے آناں بجانب بغداد رہسپار شد. در این وقت آخرین خلیفہ عباسیان المستعصم باللہ بانایت ضعف و عدم کفایت در بغداد می زیست

گویند نواجه نصیر الدین طوسی که از حکما سے بزرگ ایران بودند مذہب
شیعہ داشت - ہلاکوخاں را بتیخیر بغداد وادار کرد - لشکر منول در ۶۵۶
دارالخلافہ بغداد را گرفت -

گویند خلیفہ را در نہ پیدید - و چنداں مالش دادند کہ جہاں را
وداع گفت - و دورہ خلافت عباسیان کہ بیش از پانصد سال دوم
یافتہ بود باخیر رسید - نواجه نصیر طوسی بامر ہلاکوخاں در مراغہ رصد خانہ
بنا کرد کہ هنوز آثارش باقی است -

اولاد ہلاکوخاں چنداں کار مہمہ نکردند - بعضی از آنها بدین
اسلام درآمدند - معروف ترین آنها غازیان خان نوہ ہلاکوست کہ
سخی و کریم بود - و مردم را ہزار اعت و آباد کردن خرابہ ہا بتبویق می کرد
پس از وی برادرش الجایتو معروف بسطان خدا بندہ و رسال
۳۰۳ بسلطنت رسید - این پادشاہ مذہب شیعہ داشت - و بامردم
بعدل و انصاف رفتار میکرد - شہر سلطانیہ را بنا نهاد و مقبرہ او بنام
گنبد سلطان خدا بندہ در آل شہر برپاست -

سہ راخی کیا -

سہ شوقی دلا بختا -

آخرین پادشاه معتبر مغول ابوسعید بهادر خان است که ۹ سال
 پادشاهی کرد - و در سال ۷۴۴ هجری وفات یافت - بعد از او امیر مغول
 در ولایات ایران حکومت کردند - و همواره با یکدیگر در جنگ بودند -
 مهم ترین سلسله سلاطینی که بعد از مغول در ولایات ایران فرمانروایی
 کردند - جلایریه و چوپانیان و آل مظفر بودند -

پارسی باستان

زبان ایران ماست پارسی باستان
 بزرگ کشور قباد و جمشید و کئی
 مزدگرایان دژ استایش کنند
 بر ایگان و بخت بدہ درسی رانہ جنگ
 زندہ کن از پارسی کشور و آئین آں
 ز تازئی از ناخوشی چارہ بخوار درمی
 شگفت بنود اگر پور پرستد درمی
 آن نیاکان ماست پارسی باستان
 چو ہتھور رختان ماست پارسی باستان
 نوٹہ یزدان ماست پارسی باستان
 گوہر شایان ماست پارسی باستان
 زندگی و جان ماست پارسی باستان
 وار و دربان ماست پارسی باستان
 از آنکہ از آن ماست پارسی باستان

آقاسے پور داؤد

سے سورج -

سے عربی -

سے بزرگ - باپ دادا -

سے اورا -

خوشتر

دورویہ زیرینش بار خفتن سرپشته روی شاخ مور رفتن
تن روغن زده باز حمت وز در میان لانه زنبور رفتن
بکوه بیستون بے رہمنائی شبانه باد و چشم کور رفتن
میان رز و تب با جسم پر زخم زمستان تومی آب شور رفتن
برهنه زخمهای سخت خوردن پیاده راه های دور رفتن

به پیش من هزاراں بار خوشتر
که یکجور زیر بار زور رفتن

لکب الشیراز بهار مشهدی

روش دگر

یاران روش دگر گرفتند در نادل و دیده برگرفتند
از مسلک شدند و گیس پس سلک خو بهتر گرفتند
در سایه طبع اعتدالی پیرایه محقق گرفتند
هر زشتی را نکو گزیدند هر نفس را ضربه گرفتند
در خار جیان را ساده لوحی نه هزار غرض شکر گرفتند

نردمان شگوه خویشتن را از دشمن کینہ در گرفتند
 بارے ہر کار پر خطہ را کایتان ز رو خطہ گرفتند
 بازی بازی ز کف نہادند شوخی شوخی ز سر گرفتند

نافل کہ بنما نقا و احصاء

سی صد گوش است پشت دیوار

ملک اشعرا ہار شہدی

نومیدمباش

دوشینہ ز رنج دہر بہ خواہ
 تاوار ہم از خسار جانگاہ
 دیدم تجھ سے نفس و خواہ
 مرغان لطیف طبع آگاہ
 بر آتش روی گل شبانگاہ
 من بے خبر اند رفتم از راہ
 با خود گفتم بنامہ دآہ
 باہاں ضعیف و پیر کوتاہ
 بوم در این سخن کہ ناگاہ
 رفتم سوے بوستان ہائی
 اندہ رطف ہواے بوستانی
 خستہ ان بطراوت جوانی
 تاں ہم ہواے باستانی
 ہر یک سرگرم زند خوانی
 از آن نقسات آسانی
 کاسے رائدہ ز عالم معانی
 پرواز بلند کے توانی
 مرغ بزیان بے زبانی

ایں مژدہ بگوش من رسانید
کز رحمت حق مباشش نو مید
ملک اشعرا بہار شہیدی

لاے لاے ماورائے

آہِ حرم و محرم کار است بالام لاے	خواب تو دگر باعث ما راست بالام لاے
لاے لاے بالالاے لاے	لاے لاے بالالاے لاے
جنگ است کہ مردم ہمہ رکارو تو در خواب	اقبال وطن بستہ بکار است بالام لاے
برخیز دوسے مدرسہ بشتاب	لاے ناے بالالاے لاے
ناک تن آبار تو با خون شہید اس	برگرد تو ز اس خاک جھاری است بالام لاے
گودیدہ غیں ماورایران	لاے لاے بالالاے لاے
تو کورک ایرانی و ایران وطن تست	جاں راتن بے غیب بکار است بالام لاے
تو جانی و ایران چو تن تست	لاے لاے بالالاے لاے
برخیز سلسلہ شور و تو در حفظ وطن کوش	ای تازہ گل ایران زچہ خوار است بالام لاے
پس جامہ عزت بہن پوش	لاے لاے بالالاے لاے

سہ لوری۔

عہ مسلح۔

بای تو نہ گوارہ بود بای تو زین است ای شیر سپر وقت شکراست بالام لاک
 بر خیز کہ دشمن بکین است لاک لاک بالاک لاک لاک
 نگذار وطن قسمت اغیار بگردو بالاک وطن را چو تو بار است بالام لاک
 ناموس وطن خوار بگردو لاک لاک بالاک لاک لاک
 لاہوتی کرانشاہی

بہ بہ چہ بچا شد

صد شکر حق وطن امروز ادا شد (۱) بہ بہ چہ بچا شد
 ہنگام وفا وقت صفادفع جفا شد بہ بہ چہ بچا شد

(۲)

الحمد کہ قانون انہی جریاں یافت ملت مچاں یافت اشد کشتہ و جاں یافت
 قرآن محمد ہمہ را را ہنما شد مشروطہ پیا شد بہ بہ چہ بچا شد

(۳)

میخواست ستمگر کشتہ نوش بہاں را و الا انہاں را قانون طلباں را
 حسرت بدش ماند و خودش رفت و قتا شد بہ بہ چہ بچا شد

(۴)

این فلاح دین جنبش این شورش ملی این کوشش ملی وین جوشش ملی

والله که از بهر حقوقی فترا شد به به چه بجای شد
(۵)

خلاق جهان تازه باشا و عااا دارد بهم قوت بااا داد ابل روح روان او
از عهد سپه دار وطن کام روا شد به به چه بجای شد
(۶)

ای ملت تبریز سعادت شد تااا یار ای حضرت ستاروی باقر سالار
از بهشتان مات عقلی عفا شد به به چه بجای شد
(۷)

تا شد غلم نصر بن الله مسایاا در خفته طهرای ای ملت گیلاا
از سطوتان محو همه ارض و سما شد به به چه بجای شد
(۸)

حقانراست خداوند که مخلوق نمیزند زلت نپذیرند مشروط بگیرند
احمد شه و الا بسیرتت طلا شد به به چه بجای شد
(۹)

الته الله که جوان شاد و خجسته چون لاله رشته بر تخت نشسته
باا ای عفا وقت گیل و کاشا شد به به چه بجای شد

از بهشتان

از سطوتان

مشروط

اشرف ازین بیش جبارت مکن
 با همه خلق منم خصم و ضد
 مستبدم مستبدم مستبد
 مطربکا خیز بزن چنگ و رود
 دولت اگر رفت بتخم رنود
 بخورم از خون رعیت شراب
 هیچ نترسم ز عذاب و عقاب
 تکیه بر اقوال فرنگان عزن
 طعنه تو بر کهنه پرستان مزین
 من چه کنم خصم شده تر و مانع
 زیروز بر شد همه ساد و جبارع
 رفت ارومیه خراسان بس است
 هیچ نباشد خود طهران بس است
 در سر مشروطه لجاجت مکن
 می نشوم با احدی شغ
 هیچ بشروط تو دعوت مکن
 ساقا با ده بده زود زود
 صحبت عثمانی و دولت مکن
 میکنم از گوشت رعیت کباب
 و نده بفروای رعیت مکن
 دم ز مکاتیب دبستان مزین
 ذوق زبید اری ملت مکن
 رخنه نموده است درین باغ و رانغ
 گیر بر احوال رعیت مکن
 آن هم اگر رفت صفاهاں بس است
 اشرف ازین بیش شرارت مکن
 آقاے اشرف رشتی

خدا کے فکر مانیست

(۱)

بزرگاں جملگی مست غور نہ (خدا کے فکر مانیست)
 زانضام و مروت سخت دوز نہ (خدا کے فکر مانیست)
 رعیت بے سواد و گنگ و کور نہ (خدا کے فکر مانیست)
 ہفدہ و شردہ و نوزدہ و بیست
 اے خدا کے فکر مانیست

(۲)

فلک دیدی ہما آئند چا کرد (خدا کے فکر مانیست)
 زخمیش و اقربا مارا جہا کرد (خدا کے فکر مانیست)
 جفا بینہ کہ با ما این جفا کرد (خدا کے فکر مانیست)
 ہفدہ و شردہ و نوزدہ و بیست
 اے خدا کے فکر مانیست

(۳)

گراز کوئی وطن مجبور ماندیم (خدا کے فکر مانیست)
 وگراز جبر اور بنجر ماندیم (خدا کے فکر مانیست)

نہ پنداری ز عشقش دور مانیم (خدا کے فکر مانیست)
 ہفتہ و ہترده و نوزده و بیست
 اے خدا کے فکر مانیست

(۴)

نفس در سینہ ساکت شو کہ کوئی (خدا کے فکر مانیست)
 نسیم از کوئے ما آوردہ یوئی (خدا کے فکر مانیست)
 چہ یوئی دلکش آں ہم از چہ کوئی (خدا کے فکر مانیست)
 ہفتہ و ہترده و نوزده و بیست
 اے خدا کے فکر مانیست

(۵)

نسیم بوم ما بس جانفزا بود (خدا کے فکر مانیست)
 ہوایش روح بخش و غم زوا بود (خدا کے فکر مانیست)
 دے درد اکہ ہجرش در تنفا بود (خدا کے فکر مانیست)
 ہفتہ و ہترده و نوزده و بیست
 اے خدا کے فکر مانیست

(۶)

گر مردان مارا خواب بردہ (خدا کے فکر مانیست)

غیورانِ وطن را آبِ برده (خدا کے فکر مانیت)
 کہ اغیار آبِ از اجابِ برده (خدا کے فکر مانیت)
 ہندہ و ہژدہ و نوزدہ و بیت
 اے خدا کے فکر مانیت

(۷)

کہ خواہد بردتا مجلسِ پیام
 کہ اے دلِ بردہ نادادہ کا ہم (خدا کے فکر مانیت)
 چرا شد محو از یاد تو نامم (خدا کے فکر مانیت)
 ہندہ و ہژدہ و نوزدہ و بیت
 اے خدا کے فکر مانیت

از مجلہ صور اسرافیل

تبارک اللہ

(۱)

دیدمی بہ استر اباد آمد بلایِ ناگاہ
 خوب اتفاق کردند این فرقه ہای ہمراہ
 یعنی کہ سر بہ آورد آں مستحب خود خواہ
 زین اتفاق ملی بہ بہ تبارک اللہ

(۲)

ہم اتفاق دارند ہم صحبت ترقی
 از ارمنی مسلمان در دعوت ترقی

عقد اہل ایران در لذت ترقی آخر زغمه دق کرد آں ریش پین گمراہ
زین اتفاق بآی بہ بہ تبارک اللہ

(۳)

ہم فیل اعتدالی ہم فرقہ و موکرات دست برادری را دافند از مساوات
ایران و مستبدین ہیبت ثم ہیبت عادل بہ آسمان شد نظام فساد در چاہ
زین اتفاق احزاب بہ بہ تبارک اللہ
(از مجلہ نسیم شمالی)

ویرانہ گشتی وطن

(۱)

مقام شکر بیگانہ گشتی - وطن
تو شمع جہاں مابودی وطن جاں - چرا
پروانہ گشتی وطن (مکرر)
تو عزیز منی تو گل گلشنی بدیں خواری چرا افسانہ گشتی - وطن

(۲)

خوشامرزے کہ نوری شاد و خندان وطن شکستی خصم را جنگال و دزدان - وطن
لہ ڈیا کریٹ - جہوریت پسند - شہ حکومت تنخصی کے خواہندگان -

تو بودی سر بلند افنوس افنوس - وطن در افتادی بحال مستندان - وطن
در افتادی بحال مستندان وطن (دگر)

امان امان امان بیداد بیداد بیداد - ز جویر دشمنان ویرانه گشتی - وطن

(۲)

وطن جان می وطن جان ای وطن جان من - شغای دل دوا می قلب سوزان من
جفاکش مادر زار پریشان من - پرستار من و گواره جنبان من
پرستار من و گواره جنبان من (دگر)

مادر مهربان آشنای روان - بغر زندان چرا بیگانه گشتی - وطن

(۳)

ز روس و انگلیس آید ستمها بسا - هجوم آوردند هر سو در و غنمها بسا
قدم در خاک مانداوند و باز - بے توجت نهادن بدو مهابسا
ایں بدقت مهابسا (دگر)

اگر پیمان کنند چرا کتمان کنند - ازین پیمان تو بے پیمانه گشتی - وطن
ویرانه گشتی وطن - ویرانه گشتی - وطن

ملک اشعرا بیمار شدی

نعمۂ ساربانِ حجاز

ناقہ سیاحِ من
 آہوئے تاتارِ من
 درہم و دینارِ من
 اندک و بسیارِ من
 دولتِ بیدارِ من
 تیزترک گام زن منزلِ مادوریت
 دلکش و زیباستی
 شاہِ رعناسی
 روکشِ حوراسی
 غیرتِ لیلای سی
 دخترِ صحرا سی
 تیزترک گام زن منزلِ مادوریت
 در تپشِ آفتاب
 غوطہ زنی در سراب

لے تو حور کو شرمائے والی ہے۔

لے سفر کرے والی

ہم بہ شبِ ماہتاب
 تند روی چون شہاب
 چشم تو نادیدہ خواب
 تیز ترک گام زن منزلِ بادور نیست
 لکۂ ابر رواں
 کشتی بے باد باں
 مثلِ حضورِ راہِ داں
 بر تو سبک ہر گراں
 سخت دلِ سار باں
 تیز ترک گام زن منزلِ بادور نیست
 سوز تو اندر زمام
 ساز تو اندر زمام
 بے خورش و تشنہ کام
 پایہ سفر صبح و شام
 خستہ تنوی الزمام
 تیز ترک گام زن منزلِ بادور نیست
 شام تو اندر بہمن

صبح تو اندر قرین
 دیگ درشت وطن
 پائے ترا یا سمن
 اے پو غنہ الی خن
 تیز ترک گام زن منزلِ مادونیت
 مہ ز سفر پاکشید
 در پس تل آرمید
 صبح ز مشرق دید
 جامہ شب بر دورید
 بادِ سیاہاں وزید
 تیز ترک گام زن منزلِ مادونیت
 نفہ من دلکشائے
 زیر و بھش جانفراے
 قافلہ مارا در اے
 فتنہ ربا، فتنہ زائے
 اے بہ حرم چہرہ سائے

سے شہر کا نام۔ سے ٹیلہ۔ سے چہرہ کو گونے یعنی سجدہ کرنے والی۔

تیز ترک گام زن منزلِ مادی و نمیت
علامہ سراقبال

مرد آن است

سلطنت ہر شہاں باستم و ظلم نپاید جان نثاری بے اصلاح وطن باید و نشاید
تاکہ ہمت نکنی کس بر جنت در نکشاید مرد آن است کہ لب بند و دوز بکشد
انبیاء در ج نمودند مقالات عدالت اولیا جملہ سر و دند عبارات عدالت
علما جملہ نوشتند روایات عدالت گفت گوہیدہ از مظاہر امور نشاید
مرد آن است کہ لب بند و دوز بکشد

جاہد و گفت خداوند با نبیل و بقرآن خیز از بر وطن چہو مجاہد بفشاں جان
خجرو تیر و خدنگ است گل ز گس و ریحاں نغمہ تو پے تفنگ است کہ عنہا بزواید
مرد آن است کہ لب بند و دوز بکشد

(از جلد نسیم شمال)

تمام شد

سہ کوشش کرد۔

سہ ظلم۔

سہ غم دور کرے۔

CALL No. {

ACC. No. 252A

AUTHOR

TITLE

فان

191555A

252A

مارونی خلد

G. B.

Date	No.	Date	No.
1/1/19			
1/1/19			
1/1/19			



MAULANA AZAD LIBRARY

ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES :-

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of **Rs. 1-00** per volume per day shall be charged for text-book and **10 Paise** per volume per day for general books kept over-due.

